

CHICKEN 1963

طر دیوان حافظ

۱۳۳۹



جناب مولوی ابوالحسن صاحب صدیقی اپنی
پیش یافتہ چیف ایجیڈنٹ کے کار نظام خلافت

مکتب

نظامی پریس دیوان

نظام الدین حسین نورانی

۱۹۶۱ ع

مکتب

اعجاز القرآن

(مصنف مولوی محمد ابوالحسن صاحب صدیقی بدایینی نیشنل پبلیشرز، لاہور)

یہ رسالہ ان مضامین کا مجموعہ ہے جو عرصہ دو ملک کے مختلف مسائل اور مسائل میں طبع ہو کر مقبول عام ہو چکے ہیں اور اسی مقبولیت کی وجہ سے ان کو بطور رسالہ دو مرتبہ طبع کرنے کی ضرورت ہوئی اور ان مضامین کا انگریزی ترجمہ بھی چھپ کے ملک غیر میں شائع ہوا اس رسالہ میں انوکھے طرز استدلال سے قرآن مجید کو اس کی اندرونی نہایت کمال من اللہ ثبات کیا گیا ہے نہایت عمدہ خواہ اردو خواہ انگریزی قیمت فی جلدہ مقرر ہے مصنف سے ذیل کے پتے سے مل سکتی ہیں۔

مولوی ابوالحسن صدیقی بدایینی نیشنل پبلیشرز، لاہور

کتاب نمبر بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہتمم مطبع کی طرف

گزارش

شاید آں نیست کہ موسیٰ دمیاس دارد

بندہ طلعت آں باش کہ آئے دارد

گزشتہ چند سال میں مطبع نظامی سے کلیات شیعہ اور اس کے بعد
سید اس مسعود صاحب بی اے آکسن کی تحریک سے اردو دین
غالب کے تین نفیس اڈیشن چھپ کر نکل چکے ہیں اور دیگر سائنہ اردو کے کلام کو صحت اور لفظ
کے ساتھ چھاپنے کا انتظام ہو رہا ہے چنانچہ میراثیس کے مرثیہ کی پہلی جلد چھپ رہی ہے جو اس
میر درد اور مومن کے دیوانوں کی صحت کا کام جاری ہے۔ اردو کے اساتذہ کے کلام کی
اشاعت و طباعت بچائے خود ایک بڑا کام ہے اس لیے باوجود بعض احباب کے ہراسے
مجھ فارسی شعر کے کلام کے طبع کر نیکی طرف توجہ کر لے کا موقع نہ ملا لیکن میرے واجب التعلیم

ہم وطن بزرگ قوم مولوی ابوالحسن صاحب صدیقی بدایونی پشتر چھینچ سرکار
نظام خلد اللہ ملکہ کے اس ذوق و شوق کی بدولت جو آپ کو خواجہ حافظ کاکام
نظمی پریس کو آج پشتر حاصل ہو گیا کہ فارسی اساتذہ میں سے آج اس شاعر کے دیوان کا ایسا

مولوی صاحب موصوف نیا صدیقی شیخ ہیں آپ حضرت ابوبکر صدیق سے اکتیسویں پشت
میں ہیں آپکا خاندان بدایوں میں شیخ فرشتہ کی نام سے مشہور ہے اس خاندان کا محدث اعلیٰ فرشتہ
سے جو مصر کے قریب ایک مقام نقاسات زیدیہ کے ہمارے سلطان شمس الدین کے عہد میں شیخ
آئے اور وہاں سے بلگرام پہنچے اور وہاں شیخ ہیں جبکہ سلطان سید علاء الدین بادشاہ دہلی بدایوں
میں تھے ان کے مورث شیخ کمال الدین فرشتہ بلگرام سے بدایوں آئے مولوی صاحب موصوف مولوی
عزیز الدین صاحب کے جو مصنفی کے عہد پر ممتاز رہے ہیں اور جن کو فن شعر میں مرزا غالب دہلوی سے
ممتاز حاصل تھا فرزند اکبر ہیں شیخ ۱۲۷۱ھ میں بمقام بدایوں پیدا ہوئے مختلف اساتذہ سے فارسی عربی کی
تعلیم حاصل کی اس کے بعد بریلی کوچ اور میوہ منٹرل کوچ آباد میں بی بی تنگ گنجیری کی تعلیم پائی تعلیم
فارغ ہو کر ۱۲۸۰ھ میں جب علی گڑھ میں محکمہ العلوم کا اجراء ہوا آپ اس کے سب سے پہلے اسٹرکچر ہوئے
اسی زمانہ میں جب سر سید رحوم واسر نے ہندو کوئٹل کے رکن منتخب ہوئے تو ان کے ساتھ بطور ان کے
پرائیویٹ سکریٹری کے کام کرتے رہے تقریباً چار سال تک آپ نے اس خدمت کو انجام دیا اسے آخر پر اپنی شہریت
پائی اور الٹ آباد میں بطور پرنسٹن ٹرانسلیٹر امرکاسی مترجم کے کام کیا اس کے بعد ۱۳۰۰ھ میں حیدر آباد میں جا کر
سرکار نظام خلد اللہ ملکہ کی ملازمت میں شامل ہوئے اور سب سے پہلے دارالہمامی کے سٹاف میں شامل ہو کر صیغہ راز میں
نامور ہوئے چھینچ جی کے عہد تک ترقی پائی اور ۱۳۱۰ھ میں فیض حاصل کیا۔ اب وطن میں غارت نشین ہیں ۱۳۱۰ھ

نذر شائقین کرتا ہو جس کو فارسی نظم میں غزل کا بادشاہ مانا گیا ہے اور جس کا کلام سوز و
گداز اور درد سے جھرا ہوا ہے۔ حافظ ہی کے کلام کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ پاسو
برس سے زیادہ مدت گزر جانے کے بعد آج بھی ان کے اشعار میں ایک خاص لطافت
پایا جاتا ہے مردہ طبیعتوں میں ان کے پڑھنے سے نیک جو شیں پیدا ہوتا ہو حافظ
کے یہاں ایسے شعر بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں جو انسان کو اعلیٰ درجہ کا اخلاق
سکھانے میں استاد کا کام دیتے ہیں سلاست اور روانی کو حافظ کے قلم کا زیور سمجھنا
چاہیئے یہی وجہ ہے کہ حافظ کے بہت سے اشعار یا مصرعے ضرب الامثال کے
درجہ پر پہنچ گئے ہیں اور نہ وہ صرف فارسی ادب میں مستعمل ہیں بلکہ
اردو ادب کے مضمون نگار یا مصنف بھی اس سے مستفی نہیں مثلاً
آسانس دو گیتی تفسیر اس دو حرف است بادوستیال لطفت بادشمنال مدارا
نماں کے مانند آل راز بے کرد ساز نہ مغلما

(ذبیحہ نوٹ صفحہ ۲) جب بدایوں میں سنن اسلامیہ ہائی اسکول قائم ہوا تو تین سال کے لیے آپ اس کے
پہلے منظر اعزازی منتخب ہوئے۔ اعجاز القرآن میں کلام مجید کے طسینا نہ نکلتا، بیان کیے گئے ہیں آپ کی
تفسیر سے ہے اس مفید سالہ کانگریز ترجمہ بھی آپ نے کیا تھا جو پھر کمالک غیر منشی شائع ہوا اس
ترجمہ میں فارسی کے ان تمام اشعار کا جو اصل کتاب میں جا جا آئے ہیں انگریزی قلم میں ترجمہ کیا گیا ہے
حال میں آپ کی ایک نئی مری کتاب "تفسیر لسان العیب" شائع ہوئی جو کاسی زبان اور شعر سخن کا آپ کو کمال
مذاق ہو۔ شاعر نہیں ہیں لیکن طبیعت موزوں پائی ہے۔ فن عروض میں کمال حاصل ہو۔

۶ بہیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا	
۷ جواب تلخ می زید لب حل مشکبازا	
۸ ای کی منیر بہ میداری است یارب یا بخواب	
ارباب حاجتم در بیان سوال نیست	در حضرت کریم تناچه حاجت است
۹ در کار خیر حاجت ہیج استخاره نیست	
مباش در پے آزار و ہرچہ خواہی کن	کہ در شریعت ما غیر ازین کتاب نیست
رواق منظر چشم من آشتیاء نیست	کرم نماؤ فرودا کہ خانہ خانہ تست
حافظ و طیفہ تو دعا گفتن است و بس	در بندہ اں مباش کہ تشنید یا تشنید
۱۰ عیب سے جملہ بگفتی ہنرشش نیز بگو	
کس ندانست کہ منزل کہ مقصود کجاست	ایں قدر ہست کہ بانگ جرس می آید
۱۱ دیو بگریزد از آں قوم کہ قرآن خوانند	
آسمان بار امانت توانست کشید	خرد فال بنام من دیوانہ ز رند
۱۲ چہ دلاور است ددوے کہ بخت چہاغ دارد	
دست از طلب ندارم تا کام من برآید	یا تن رسد بجاناں یا جاں ز تن برآید
مسید ترہ کہ ایام غم نخواہد ماند	چنان غمناہ چنیں نیز ہم نخواہد ماند
من از بیگانگان ہرگز نہ نالم	کہ با من برچہ کرد آں آشنا کرد
نفس بد است بہشتی خدا شناس برد	کہ مستحق کرامت گناہکارانہ

۶ نہ ہر کہ سب تر شد قلندری داند

داعظاں کیں جلوہ بر محراب دہمیر میکنند چوں بہ خلوت میر و تدآں کار دیگر میکنند

تو بہ فرمایاں چہ اخود تو بہ کتر میکنند

نصیحت گفت بشنود بہانہ میگیر ہر اچہ ناصح مشفق بگردیت پذیر

ما قصہ سکندر و دارا خواندہ ایم از ما بجز حکایت ہر و وفا میرس

رموز مصالحت ملک خسرواں دانند گدائے گوشہ نشینی تو حافظا محزون

یا مکن با پیلبانان دوستی یا بسا کن خانہ کور خور دیل

در پس آئینہ طوطی صفحہ داشتہ اند اچہ استاد ازل گفت ہاں مگویم

ماہی بال را چشم باری داشتہ خود غلط بود اچہ ما پستہ اشیم

ایں چہ شورست کہ در دور قمری بنیم ہمہ آفاق پر از قسنہ و شرعی بنیم

اسپ تازی شدہ بجرج بزیربالان طوق زریں ہمہ در گردن خرمی بنیم

۶ مطلب خوشش نوا بگو تازہ بہ تازہ توبہ نو

فکر خود و رائے خود در عالم زندگی نیست کفرست دین مذہب خود بینی و خود رائی

بر و این دام بر مرغ و گرنہ کہ عنقار ایلند است آشیانہ

در رہ منزل یلی کہ خطر ہاست بجاں شرط اول قدم آنست کہ مجنوں باشی

ایں خرقد کہ من دارم در رہن شرب اوے وین و قتر بے معنی غرق مے ناب ادلی

نیکیہ بر جائے بزرگاں نتواں زد بگزاف مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

دیوان حافظ کے اس انتخاب سے جس کو آئندہ صفی ست میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے
مولوی ابوالحسن صاحب موصوف کے مذاق سلیم کا پتہ چلتا ہے۔ انہوں نے
۵۶ سال تک حافظ کے کلام کا مسلسل مطالعہ کیا ہے جس سے ان کو کلام
حافظ سے ایک خاص مناسبت پیدا ہو گئی ہے اور اس کثرت مطالعہ کے باعث
وہ سچ صحیح دیوان حافظ کے حافظ ہو گئے ہیں۔ بلا مبالغہ ان کو سارا دیوان قریب
قریب اذہر ہے۔ صاحبان بصیرت و ذوق اس انتخاب کو پڑھ کر جس کو
بجا طور پر عطر دیوان حافظ کہا گیا ہے ایک خاص لطف حاصل کریں گے شاید
کہا جائیگا کہ یہ انتخاب محشی کیوں نہ شائع کیا گیا۔ لیکن۔ لسان الغیب کے
ہوتے ہوئے جس کی کمی کو قابل مولف کی تنقید کو لسان الغیب جو حال ہی
میں چھپ کر شائع ہوئی ہے پورا کر دیا ہے اس خلاصہ کے ساتھ نوٹ دینے کی
ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ اس انتخاب کی طباعت میں صحت کا خاص اہتمام
کیا گیا ہے خود صدیقی صاحب مولف انتخاب ہڈانے اس کو اپنے اس نسخے
سے جس کو انہوں نے ۵۶ سال گزشتہ کی محنت سے مختلف نسخوں کو مہیا کر کے صحیح
کیا ہے، نقل کر کے کاتب مطبع ہڈا کو لکھنے کو دیا اسکے بعد کاتب کی فلیپوں کو انہوں نے
اپنی نگہ رانی میں درست کرایا۔ سب سے آخر میں پروفوں کی تصحیح کرنے کی تکلیف اٹھائی
غرض کہ یہ انتخاب اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک خاص چیز ہے۔ اس

بلکہ یہ دیوان حافظ کی بہترین شرح، جو اردو زبان میں مولوی دلی اللہ صاحب بی۔ اے
ایڈیٹور دلی دہلی نے لکھی ہے۔

نسخے میں قریب قریب وہ تمام اشعار جن کی صورت بازاری نسخوں میں کتابوں کے
 دستِ بیداد سے نسخ ہو گئی، ہر صحت کے ساتھ درج کیے گئے ہیں۔ صحت کو
 انتظام کے علاوہ ایسے وقت میں جبکہ سامان طباعت کے متعلق قریب قریب
 ہر چیز گراں ہو رہی ہے حتی الامکان اس کتاب کی ظاہری خوشنمائی
 کی طرف سے بھی لاپرواہی نہیں برتی گئی ہے۔ کاغذ سفید چکن اعلیٰ قسم کا
 استعمال ہوا ہے۔ لکھائی بھی دیدہ زیب ہے۔ چھپائی میں اگر خوش رنگ
 جدولوں نے اس کے حسن کو نہیں بڑھایا ہے تو سادگی اور یکسانیت نے
 دلفریبی کی شان ضرور پیدا کر دی ہے جس سے وہ ملک کے جدید تعلیم یافتہ
 جماعت کے جس کو علوم جدیدہ کے ساتھ مشرقی مذاق کی کتابوں کو بھی اپنے
 کتاب خانوں میں رکھنے کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ پسند کے قابل بن گیا ہو
 میں نے تقاریر کے طور پر ”عطر دیوان حافظ“ کی قبولیت کے متعلق خود
 حاقط سے پوچھا جو اب میں عنوان کا شعر باہر آیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس
 انتخاب کی قبولیت عامہ کے لیے یہ نال نیک ہے اس کو ملک سے
 ضرور قبول عام کی سند ملیگی اور قابل مولف کی سسی مشکور ہوگی انشاء اللہ العزیز

خکیب
 نظامی بدایونی

نظامی پریس بدایوں
 ۱۵ نومبر ۱۹۲۲ء

قطعه تاریخ از مولف

چو از همت و لطف جانِ قط
جوهر بر آوردم از کانِ جانِ قط
کشیدم فرج بخش و مطیع عطی
ز گلهاے خوشبوے بستانِ جانِ قط
شدیم در سرِ فکرِ تاریخِ بھری
خر و گفتم گو-عطر دیوانِ جانِ قط
۱۳۹ هـ ۱۳

مصرعه تاریخ سالِ عیسوی

عطر دیوانِ اشرفِ حافط
۱۹۶۲۰

تہذیب

من از حلقہ مغز را برداشتم
 پوست بہر دیگر اں بگزاشتم

خواجہ شمس الدین محمد حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ کا کلام موعظت التیام علی
 دنیا میں پائندہ برس سے سرور بخش روح اہل مذاق رہا ہے۔ مجالس وجد و
 سماع و محافل رقص و سرود کی جان اور مارغان خدا اور صوفیان باصفا کا دین و
 ایمان رہا ہے انکے کلام کو پڑھ کر ہر شخص جو ذوق سلیم رکھتا ہے بیساختہ کہہ اٹھتا ہے
 ندیدم خوشتر از شعر تو حافظ بر قرآن کے کہ اندر سینہ در ی
 جو نہ قدرت انسانی کے ہر شبیہ اور سر پہلو پر یہ کلام حاوی ہے اس
 وجہ سے مقتدا ان حافظ اس سے تعاول کرتے اور اپنی مرادوں کے موافق
 ہاتے ہیں۔ یہ خصوصیت کسی دوسرے کلام انسانی میں اس درجہ تک نہیں ہے
 اگر فالوں کی جو کتب تواریخ ہیں دلت ہیں یا جن کی رویتیں سینہ بسینہ
 ہم تک پہنچی ہیں تفصیل بیان کی جائے تو یک بسبط رسالہ درکار ہوگا۔ لکن
 یوان لقوف و معرفت حکمت و موعظت ہند و نیم جہت رونی و ست
 شوخی و طرائف و مزہ کنایہ نقلی و مہذبہ و نیم و صربہ را مثال کا ایک پیش بہ

مجموعہ ہوا کہ غزلوں میں نسل مصنوع کی جگہ غزائی ہے کہیں کسی اہم مطلب کے ذہن نشین کرنے کے واسطے تجاہل عارفانہ کی ایسی ادائیگی جاتی ہے جس کی نظیر کسی دوسرے کلام میں نہیں ملی سکتی۔ اس انتخاب میں ان ہی خصوصیات واد صاف کے نمونے موجود ہیں جن ہی غویوں کی وجہ سے جناب خواجہ صاحب جہلم غزلگو شعرا کے بادشاہ تسلیم کیے گئے ہیں۔ انہوں نے خود بھی ایک جگہ فرمایا: خیال شاہی اگر نیست در سر حافظ چہ را بہ تیغ زباں عرصہ جہاں گیرد جناب خواجہ صاحب کی زندگی ہی میں ان کا کلام ایران کے عرض طول میں شائع ہو گیا تھا چنانچہ فرماتے ہیں۔

عراق و پارس رفتی بشیر خود حافظ بیا کہ تو بہت بلنداد و قہر تیر زیارت
گلند زمرہ عشق در حجاز و عراق نوائے ہلک غزلے حافظ شیراز
صرف ایران اس بلکہ ترکستان اور ہندوستان میں ادنکا کلام پہنچ گیا تھا چنانچہ فرماتے ہیں۔

ز شعر حافظ شیراز میگویند وی رقصند سیہ چشمان کشمیری و ترکان سمرقندی
ہندوستان میں انہوں نے دو غزلیں اپنی زندگی میں بھیجی تھیں ایک تو سلطان غیاث الدین شاہ بنگالہ کے پاس جبکہ مطلع یہ ہے:۔
ساتی حدیث سرو گل ولانہ می رود دیں بحث بلالہ عسالہ می رود
دوسری غزل سلطان محمود ہمنی شاہ دکن کے پاس جبکہ مطلع یہ ہے:۔

دے باطم بسر بردن چہاں کسیر غنی اندزد بے نفروش دلیق ماگزین بہتر غنی اندزد
غرض کہ ہمارا ملک حافظہ کے کلام مجر نظام و عرصہ دماز سے شناس ہو راقم الحروف بھی ہر سال
اس عنوان کا مطالعہ کر رہا ہوں اس کا ایک حصہ مخد بہر زبان ہو گیا ہے جناب خواجہ صاحب کے کلام
کے ساتھ ہم میر اشرف و اہمناک جناب سید علی الرحمن اور جناب شرموہ صاحب مرحوم کی فیضانی
صحبت کا نتیجہ ہوا ان دونوں بزرگوں کو اس کلام سے بدرجہ غایت کچھی تھی۔

انقصہ کج خیال ہوا اگر دیوان حافظ کا ایسا انتخاب کیا جائے جس میں اعلیٰ درجہ کے سب اشعار
جمع ہو جائیں تو وہ اصحاب جو فارسی نظم کا مذاق اور انھیں کلام حافظ سے کچھی رکھتے ہیں اسکو
پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھیں گے اور شیدائیان حافظ اس کو آسانی بر زبان کر سکتے جناب
خواجہ صاحب کا کل کلام مرصع ہے کیونکہ ایک مشہور روایت ہے کہ ایران کے ایک بادشاہ نے
دیوان حافظ کا خلاصہ کرنا چاہا اور چار عالموں کو اس کام پر متعین کیا مگر اپنی رائے سے علی و علی
خلاصے مرتب کریں جب عالموں خلاصے تیار ہو گئے اور انکو لکھا تو کل دیوان حافظ اس میں لکھا تھا
اس لیے اس کو کش و بادرہ میں نے اپنی بذاتی رائے اور مذاق کے موافق سب خلاصے مرتب کیا ہے
مگر چونکہ اس کے بعد کوئی دوسرے حصہ ایسا انتخاب نہ کرے جس میں بقیہ حصہ دیوان لکھا جائے
پہلے میں نے وسیع پیمانہ پر انتخاب کیا تھا لیکن مجھ زیادہ چوکی وجہ سے اس انتخاب کا
لب لباب موجودہ شکل میں قائم کیا گیا یہ شرب دو ہفتہ ہے جو ہر یہ ناظرین ہے
اور جس پر اس شعر کا مضمون صادق آتا ہے جو اس قسید کے
زیب عنوان ہے اسی وجہ سے اس کا تاریخی نام عطر دیوان حافظ

رکھا گیا جو کہ فی الواقع وہ دیوان کا عطر یا جوہر اس انتخاب میں (۱۵۳۵) اشعار ہیں گو یک
 دیوان کی ایک تہائی کے قریب اس انتخاب کے ساتھ سب سے زیادہ محنت کی تصحیح میں کرنی
 پڑی۔ اس ملک کے قلی یا مبدعہ شعور میں سو کوئی نسخہ صحیح نہیں پایا۔ اس لیے جس لفظ کے
 مستند نسخے تھے وہ میں بہترین نسخہ میں نے منتخب کر لیا اسی کا نام میں انتخاب ہے یہ بھی
 محلو نامہ کر دینا چاہیے کہ بعض الفاظ سب نسخوں میں یکساں نہ ملے اس لیے جسے تھوڑی توفیق حاصل
 جیت انادات نہیں ہو سکتی تھی اور میرے نسخہ میں ایک خیال سچی کی طرح دوڑ گیا کہ مصنف نے
 غالبؔ قلال لفظ مستعمل کیا ہو گا جو کہ باتوں کی موافقی سے نسخہ ہو گیا اس لیے ایسے مقامات پر
 جھک کر اپنے اجتہاد یا ذاتی رائے سے کام لینا پڑا۔ اس جہاں کی تفصیل میں اپنے رسالہ
 تنقید سامان العیب بتایا جو ماں کوہ بر صلیح نظم می دیوانوں سے چھپ کر نکلا ہے یہاں ایک
 اس رسالہ میں حافظہ سے بعض بداشتہ روی شرح صلی بیان ہوئی ہے غرض کہ اس
 انتخاب میں اشعار کی حوصلہ دہ اور اولاد کا گلیا ہے۔ غرض یہ کہ حافظہ کا دیوان ایک
 خوشنہ نگار ہے اور اس میں وہ خوبیاں اور دریا بیاں موجود ہیں جو بکا
 کسی ایک شاعر کے کام میں آج ہونا مشکل ہے

زولبری نقوال لاف زوہ آسانی ہزار محنت درس کار ہست تا دانی

خدائے مہربان

محمد ابوالحسن صدیقی بریلوئی

پمشر و سابق چیف جج سر رتھم خدائے مہربان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الف

کہ عشق آساں نمود اول دلے قضا و شکلا
کہ سالک بی خبر نبود ز راہ در ستم نر لہا
جس فریادی دارد کہ بر سید مہملہا
کچا دانند حال ما بکس را نہ ساعلہا
نہاں کی ماند آن رازے کہ سازد مہملہا

اَلَا يٰۤاَيُّهَا السَّاقِيْ اَدْرِكَ سَادًا وَّ نٰلِہا
بے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مہال گوید
مراد منزل جہاں چہ امن و عیش چوں ہر دم
شب تار یکہ ہم صبح دگر داب چنیں ہال
ہمہ کارم ز خود کامی بہ بدنامی کشید آخر

زاکہ زوہر دیدہ آبے روعے رخشان شاما

بخت خواب آلود ما بیدار خواہد شد نگر

درد کہ راز پنهان خواہد شد آشکارا
با دوستان مطلق با دشمنان ہمارا

دل میرود ز دستم صاحب دلائل خدا را
ہمیشہ دو گیتی تفسیر این دو حرف است

<p>گر تو نمی پسندی تو بکن قصنا را اشه لنا و اخل من قبله الغدارا کایں کیمیاے هستی قاروں کند گدارا</p>	<p>در کوئے نیک نای ماراگزرتہ داوند آن تلخوش که صوفی اتم انجبا نش غاوند ہنگام تنگدستی در عیش کوش وستی</p>
<p>حافظ بہ خود نہ پوشید این خرقہ، مے آلود اے شیخ پاکدامن معذرت دار مارا</p>	
<p>مطرب بگو کہ کارِ جہاں شد بکام ما اے بے خبر ز لذتِ شربِ بدام ما ثبت است بر جہدِ عالم دوام ما نانِ حلالِ شیخ ز آبِ حرام ما</p>	<p>ساقی بنو بہ بادہ برافروز جام ما ملہ پیا لہ عکسِ رخ یار و پیدہ ایم ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد عشق ترسم کہ صرفہ بند روز باز خواست</p>
<p>ہمیں تفاوت رہ از کجاست تابہ کجا سواع و عطا کجا نفعہ و رباب کجا</p>	<p>صلاح کار کجا و من خراب کجا چہ نسبت است بر ندی صلاح و تقویٰ را</p>
<p>بخال بیند و شش خشم سمرقند و بخارا را کنا رآب رکن باد گلشت مصلہ را چنانا بردند صبر از دل کہ ترک کاغذ انجلا بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت رکوبیاد</p>	<p>اگر آں ترک شیرازی بدست آرد دل را بدہ ساقی مے باقی کہ در جنت نخواہی ماند فخاں کہیں بولیاں شوخ و شیرین کا نہ تر شو باد ز عشقِ ناتمام با جالِ یار مستغنی است</p>

<p>من از آتش روزافزون کسب دشت نتم حدیث از مطرب و سگوار زد هر کس جو نصیحت گوش کن جان کز جاں دورت تو اند بدم گفتی و خرمندم عفاک الله عنک گفتی</p>	<p>که عشق از پرده عصمت بردن آرد لیچار کس نکشود و نکشاید حکمت این مقرر جوانان سعادتمند پند پر دانان را جواب تلخ می از سبب لعل شکر خارا</p>
<p>دوش از مسجد سوسه میخانه آمد پیر ما ما مریداں رو بسوسه که به چول آریم چل</p>	<p>چسبست یاران طریقت بعد ازین تدبیر ما رو بسوسه خانه شمار دارد دپیر ما</p>
<p>صوفی بیا که آئینه صاف است جام را راز و رولن پرده ز رندان است پس ما را بر آستان تویس حق خدمت است</p>	<p>تا بتگری صفائے لعل خام را کاین حال نیست صوفی عالی مقام را اے خواجہ باریزین به ترحم غلام را</p>
<p>حافظ مرید جام جم است اے صبا برد وز بنده بندگی برساں مشیخ جام را</p>	
<p>رونی عهد شباب است دگرستان را تو سم آں قوم که برد و کشاں می خندند گر چنین جلوه کن منجمه باده فروش</p>	<p>میرسد شروء گل بل خوش الحان را در سر کار رخا بات کنند ایمان را خاکروپ در میخانه کنه تر گل را</p>

<p>گر تو سرگشته شوی دایره امکان را گوچه حاجت که بر افلاک کشی ایوان را وقت آنست که پدر و کنی زندان را که بشمشیر میسر نشود سلطان را</p>	<p>نشوی واقعت یک نکته ز اسرار وجود هر کرا خواهد آخرب و مشت خاک است ماه کفانی من مند مهر آن تو شد ملک آزادی و کنج قناعت منجی است</p>
<p>حافظه خور و رندی کن خوش باش و دام ترویر کن چو دگر ارا قرا را</p>	
<p>که بشکر بادشاهی ز نظر مرا گذارا یہ پیام آشنائے بنوازد آشنایا</p>	<p>بلا زمان سلطان که رساند این عارا همه شب دین امیدم که نسیم صبحگاهی</p>
<p>که سر به کوه بیاباں تو داده مارا که پر شش کبکی عند لب مشیدارا به دام و دانه گیرند مرغ دانا را بیا د آرحریفان باد پیمارا که خال مهر و وفا نیست ز کونینارا</p>	<p>صبا بلطف بگو آں غزال رعنا را غور حسن اجازت مگر نه داد اے گل حسن خلق تو اں کرد صید ابل نظر چو با حبیب نشینی و باد پیمانی جز این قدر نتوان گفت در حال تعب</p>
<p>مانی خواهیم ننگ و نام را</p>	<p>گر چه بدنامی است نزد عاقلان</p>

زود باشد کہ بیدارمست یارم	اسے خوش آں روز گزیدہ سلامت بربارم
انچہ جان عاشقان از دست ہجرت میکشد	کس ندیدہ در جہاں جز کشتگان کر با
ب	
شاہداں ستور و متاں بے شکیب	خانقاہ سمور و درویشاں خراب
سوزِ متاں گر بیدارمست	دردم از مے شاں ز نذر آتش آب
نقائی اللہ چہ دولت دارم مشب	کہ آمد ناگہاں دلمارم مشب
برآں عزتم اگر خود می رود	کہ سرپوش از طبق بردارم مشب
خلوت خاص چاہیے ہن ز نگاہِ انس	این کہ می بینم بہ بیدارمست یارب یا بچا
تاکید آن مشتری در ہائے حاقط را بگوشت می رسد ہر دم گوشت زہر طلبانگ باب	
گماں میر کہ بدور تو عاشقان مستند	خبر نہ داری ز احوال زاہدانِ خراب

ت

بیا که قصرال سخت است بنیاد است	بیا ر باد که بنیاد عمر بر باد است
نصیحتی گفتم یاد گیر و در عمل آر	که این حدیث زیر طریقه تم یاد است

ق

مجد در سخی عمارت جهان است نما	که این عجز و عروس هزار داماد است
غم چهل مخور و پند من مبر از یاد	که این لطیفه لغز زهر هوس یاد است

ق

رضا بداده بد و ز جبین گره بکشتی	که بر من و تو در اختیار نکشاد است
نشان بر هر دو فانیست در تبسم گل	بنال بیل مسکین که جای فریاد است

حسد چه می بری هست نظم بر حاقط
قبول خاطر و لطف سخن خدا داد است

بر و بکار خود اے و اعطای چه فریاد است	مراقباده دل از کف ترا چاق داد است
میان او که خدا آفریده است از تنج	دقیقه ایست که هیچ آفریده محشاد است
گدائے کوئے تو از بهشت غلده مستغنی است	اسیر بند تو از هر دو عالم آزاد است
دل امثال زبیداد و جو ریا که یار	ترا نصیب نہیں کرده است و این است

<p>بروفسانه مخوان و فنون مدم حافظ کزیب فسانه و افنوں مایسے یاد است</p>		
<p>باده نوشی که در پیچ ریائے بنود فرص ایزد بگذاردیم و بحسن بدنه کنیم</p>	<p>بهتر از زهد فروشی که در ورور دیاست و آنچه گویند روا نیست بگوئیم رواست</p>	
<p>چو بشنوی سخن اهل دل مگو که خطا است خمار عشق تو دیشب در اندروم بود</p>	<p>سخن شناس نه و بر خطا اینجا است کجا است وقت عبادت چه وقت بجا دعا</p>	
<p>آنکه زرمی شود از پرتو آں قلب سیاه</p>	<p>کیمیای هست که در صحبت درویشان است</p>	
<p>مطلب طاعت و پیمان درست از من است من هماندم که در ساختن از چینه و عشق</p>	<p>که بیایانه گشتی شهره شدم روز است چانه بگیر نه دم بگیر بر هر چه که هست</p>	
<p>حافظ از دولت عشق تو سلیمانی یافت یعنی از وصل تو اش نیست بجز ابد است</p>		
<p>دل سراپرده محبت او است من که سر در نیاورم بد و کون</p>	<p>دیدم آنکه دار طلعت او است گر دغم زیر بار منت او است</p>	

<p>فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ہر کسے پنج روزہ فوہبت اوست غرق اندر میاں سلامت اوست بہمہ عالم گواہ عصمت اوست</p>	<p>تو طوبی و ما و قامت یار دور بخنود گردش لذت اوست من و دل گرفتہ شویم چہ پاک گر من آلودہ دامنم چہ عجب</p>
<p>کشت نابرا دوم عیسیٰ مریم با اوست</p>	<p>با کہ این نکتہ تو ان گفت کہ آن گین دل</p>
<p>ناہمال معذور داریدم کناہیم بد عیبت</p>	<p>من نخواہم کرد ترک لعل بار و جام و</p>
<p>خو من عقل مرا آتش خجانیہ لبوخت</p>	<p>خرقہ زہد مرا آب خراب است بہ برد</p>
<p>در حق ماہر چہ گوید جاسے بیج اگر اہ نیست زین متعجب دانا در جہاں آگاہ نیست گیر و دار و حاجب و دریاں درین دگاہ نیست ور نہ تشریف تو بر بالائے کس کناہ نیست خود فروشاں را کوئے می فروشاں نیست در نہ لطف شیخ و نہ اہگاہ نیست و گاہ نیست</p>	<p>زاہظا ہر پست از حال آگاہ نیست چہیست این سقف بلند و سادہ و لبشار نیست ہر کہ خواہد گوید ہر کہ خواہد گوید ہر چہ ہست از قاصدیت ناساز و ناموزون نیست ہر در میخانہ رفیق کار بیکر نگاہ بود بندہ پیر خراباتم کہ لطفش دائم است</p>

شکر خدا کہ از مددِ نجات کار سازد	بر حسبِ مدعاست ہر کار و بار دوست
دشمنِ بقصدِ حاقظ اگر دمِ زندگیہ پاک	منتِ خدائے را کہ نیمِ شرمسارِ دوست
زلفتِ ہزارِ دل بیکے تار مو بست	راہِ ہزارِ چارہ گر از چار سو بست
حافظِ ہر آنکہ عشقِ فہمِ بدو مہلِ خواست	احرامِ طوفِ کعبہ دل بے وضو بست
دی گفت طیب از سرِ حیرت چو مرادید	بیہات کہ در د تو ز قانونِ شفا رفت
اے دوست یہ پرسیدنِ حافظِ قدرے نہ	زاں پیش کہ گویند کہ از دارِ قمار رفت
منم کہ گوشہ خاں خانقاہِ منست ز بادشاہ و گدا فارغِ بچہ اللہ مرگدائے تو بودنِ ز سلطنتِ خوشتر مگر یہ تیغِ اجلِ خیمہ بر کس نہم ورنہ ازاں زماں کہ برآں آستانِ نہادِ دم و ک	دعائے پیرِ مغان در و صبح گاہِ منست گدائے خاکِ در و دستِ بادشاہِ منست کہ ذلِ جور و جلالِ تو غر و جاہِ منست رمیدن از درِ دولت نہ رسم و راہِ منست فرزِ مستبدِ غور شد تکیہ گاہِ منست

گناہ گرچہ نہ بود اختیارِ ما حافظ
تو در طریقِ ادب کو شیخِ گو گناہ منست

از پے دین او دادن جاں کار منست
ز گیس او که طیبِ دل بیجا منست

لعل سیراب - بخوش شنه - لب پائنت
شربت قند و گلاب از لب یارم فرمود

کاین کرامت سببِ حشمت و تکلیف منست
زانکه منزله سلطای دل سبک منست

دولت فقر خدا یا بمن ارزانی دار
واعظ شمه شناس این عظمت و رفودش

پیدا ست نگار آ که بلند است خجابت

هز ناله و فریاد که کردم شنیدی

شمشاد سایه پرور من از که کمتر است
یست نجین ما حلال تر از شیر مادر است
تختیص کرده ایم و مداوا مقرر است
از هر کسی که می شود مکر راست
دولت دین سرا و کشایش دین است

باغِ مرا چه حاجت سرو و صبو برست
ای نازنین بسیر تو چه مذهب گرفت
چون نقشِ غم زد در بیتی شراب خواه
یک قصه پیش بنیت غم عشق و این عجیب
از آستانِ پیر مغال سر چرا کشم

<p>صلوات سرخوشی اے عاشقان باد است ببین که جام زجاجی چگونه آتش شکست رواق طاق معیشت چه سر بلند و چه بلبل بقول بلا بلبل، بسته اند عهد است که نیست است سرانجام هر کماں که هست</p>	<p>شکفته شد گل خمر او گشت بیل مست اساس تو به که در محلی چون سنگ نمود ازین رباط و دو در چوں ضرورت ریحیل مقام عیش میسر نمی شود بے سرخ بهست دینیت رخسار ضمیمه دل خوش ده</p>
<p>که ندادند جزین مخفه بماروز است اگر از خمر بهیشت است و راز باد است اے بسا تو به که چوں تو به حافظ بقوت</p>	<p>بروای زاهد و برد و کشاں خورده گیر آنچه ادب رخت به پیا نه مانوشیدیم خنده جام می و زلف گر گیر نگار</p>
<p>بخنده گفت برو حافظ که پادشاه است</p>	<p>ز دست جویر تو نفتم ز سهر خواهر رفت</p>
<p>بدر و صبر کن که دوامی فرستمت</p>	<p>ساقی بیا که با لقب غیم بترده گفت</p>
<p>جامم سوختی و بدل دوست دارمست فی الجمله می کنی و فرو می گذارمست</p>	<p>اے غائب از نظر سجده می سپایمست حافظ شراب شاهد غور ندی نه وضع</p>
<p>حوالتم بخرابات کرد روز سخت</p>	<p>ملاهمم بخوابی کن که مرشد عشق</p>

<p>چوں کوئے دوست هست بصر اچا حاجت است در حضرت کریم تنها چه حاجت است احباب حاضر اند به اعدا چه حاجت است چوں خشت از آن تست ایفا چه حاجت است</p>	<p>خلوت گزیده را تماشه چه حاجت است ارباب حاجتیم و زبان سوال نیست اے مدعی برو که مرا تو کار نیست محتاج جنگ نیست گرت قصه خون است</p>
<p>ساقی کجاست گو سبب انتظار چیست جز صحن بوستان و می خوشگوار چیست کس را وقوف نیست که انجام کار چیست غوازه خویش یاسن و غم روزگار چیست اے مدعی نزاع تو بیا پرده دار چیست بادل بشو که دهیم اختیار چیست معنی عفو رحمت پروردگار چیست</p>	<p>خوشر ز عیش صحبت و باغ و بهار چیست معنی آب زندگی در وضو ارم هر وقت خوشی که دست دهد منتقم شمار پیوند عمر بے به نیست هوش دار راز درون پرده ز زندان مست پرس مستور و مست هر دو چو از یک قبیل اند سهو و خطائے بنده چو گیرند اغیار</p>
	<p>زاهد شراب کوثر و حاقظ پیاله خواست تا در میان خواسته کردگار چیست</p>
<p>وہ کہ در کارِ غریباں عجبت اہا نیست نہیت خیر گرداں کہ مبارک فال نیست</p>	<p>اے کہ انگشت ثنائی بکرم در ہمہ شہر نژدہ و اوند کہ بر ماندے خواہی کرد</p>

شیخِ دلِ دسارانشست چو او بر سخت	افغانِ نظر بازال بر خاست چو او شست
گل در بر دمی در کف و مشوقه بجام است	سلطانِ جهانم بچنین روز غلام است
از ننگ چه گوئی که مرا نام ز ننگ است	وز نام چه پرستی که مرا ننگ و نام است
با عتسم عیب گوئید که او نیز	پیوسته چو مادر طلب عیشِ مدام است
اگر ملبط بخوانی مزید الطافست	وگر بقهر براتی درونِ اوصافست
بیانِ وصف تو گفتن ز حد امکانست	چرا که وصف تو بیرون ز حد اوصافست
حافظ چه شد ار عاشق و زینتِ نظر باز	بس طورِ عجب لازم ایامِ شباب است
کنون که در کفِ گل جام با ده وصف است	بصد هزار زبان بلبش در اوصاف است
فحشیه بد رسم دی مست بود و قوی داد	که می حرام و می بز مال او قافست
پدر و وصف ترا حکم نیست و دم درکش	که هر چه ساقی مار خیت عینِ الطاف است
اگر چه با ده فرح بخش و با ده گل بیست	بیا ننگ چنگ مخورم که قنط تیز است
صرای و حریفی گرت بدست افتد	بقتل کوش که ایام فتنه انگیز است

<p>عراق و پارس گزنی بشعر خود حافظ</p>	<p>بیا که نوبت بنداد و وقت تیر نیست</p>
<p>بنال طبل اگر با منت سیر یار نیست جمال شخص چشم است و زلف و عارض غل</p>	<p>که ما دو عاشق زاریم دکار ما زار نیست ہزار نکتہ دریں کار و بار دلدار نیست</p>
ق	
<p>لطیفہ ایست نہانی کہ عشق از دخیزد روندگان طریقت بہ نیمہ جو نغز ند ولش نہالہ میا زار و ختم کن حافظ</p>	<p>کہ نام آں نعلب لعل و خط رنگار نیست قبائے اطلس آنکس کہ از بہر عار نیست کہ رنگار سی جاوید در کم آزار نیست</p>
<p>اگر چه عرض نہر پیش یار بے ادبی است پری ہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز سبب میرں کہ چرخ از چہ سفلہ پر در شد ازیں جن گل بیچار کس نخید آرے حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب روم جمال دختر ز نور چشم ماست مگر دوائے درد و خود اکوں ازاں مفرج جو ہزار عقل و ادب و شتم من سے خواہر</p>	<p>زباں خوش و لیکن دہاں پراز غبی است بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بولعجبی است کہ کام بخشی اورا بہا نہ بے سیی است چرخ مصطفوی بشمار لوہبی است ز خاک کہ ابوہل ایں چہ بولعجبی است کہ در نقاب ز جاجی و پردہ غبی است کہ در صراحی چینی و نیشہ حلبی است کنون کہ مست و غرام صلابے ادبی است</p>

<p>کہ گناہ دگرے بر تو بخاہند نوشت ہر کسے آن ذرود عاقبت کار کہ کشت ہمہ جاخانہ عیش امن چہ مسجد کشت تو چہ دانی کہ پس پردہ کہ خولست کشت پدرم نیز بہشت ابد از دست بہشت تو چہ دانی قلم صنع بنامت چہ نوشت در مشرت ہمہ انیسست نہ ہے پاک مشرت تو غنیمت شمر ای سایہ بید و لب کشت</p>	<p>حبیب زنداں کلے زاہد پاکیزہ مشرت من اگر نیکم دگر بد تو بد و خود را بخش ہمہ کس طالب یار نہ چہ بیشمار چہ ست نا امیدم کن از ساقیہ روز ازل نہ من از خانہ تقوی بدر افتادم و بس بیرعل تکیہ کن خواہ کہ در روز ازل گر نہادت ہمہ انیسست نہ ہے پاک نہا باغ فردوس لطیف است و لیکن زہار</p>
<p>سر مرا بخرای در حالہ گاہے نیست کہ در مشربیت ما غیر ازیں گناہے نیست</p>	<p>جز آستان توام در جہاں نہا ہے نیست مباش در پے آزار ہر چہ خواہی کن</p>
<p>از رقیباں نہفتیم ہوس است</p>	<p>طبع خام ہیں کہ قصۂ شش</p>
<p>آرے بالفاق جہاں می توان گرفت دوراں چو نقطہ عاقبت در میاں گرفت</p>	<p>حسن بالفاق ملاحظت جہاں گرفت آسودہ بر کن رجو پر کار می شدم</p>

<p>نسیم مومے تو پیوند جاں آگہ ماست جمالِ چہرہ تو حجتِ موجہ ماست</p>	<p>خیالِ روئے تو در طریقِ ہمرہ ماست برغمِ مدعیانے کہ مشعِ عشقِ کندہ</p>
<p>صراحی مے ناب و سفینہ غزل است طالبتِ علما ہم ز علم بے عمل است لبشت و شوقے مگر و سفید و این مثل است</p>	<p>دریں زمانہ رقیفے کہ خالی از خلل است نہ من ز بے علی در جاں ملولم و بس ز قہرِ ازنی چہرہ سیہ بختاں</p>
<p>گفت با منشیں کہ تو سلامت برخاست کہ نہ در آخرِ صحبت بندامت برخاست بتماشاے تو آشوبِ قیامت برخاست سر و سرکش کہ بنا ز قد و قامت برخاست</p>	<p>دل و دینم شد و دلبر سلامت برخاست کہ شنیدی کہ دیں بزم دے خوش نشست مست بگذشتی و از خلوتیانِ ملکوت پیش رفتار تو پا پر نہ کشید از بخت</p>
	<p>حافظ این خرقہ بیند از مگر جانِ پیری کاش از خرمنِ ساوس و کرامتِ برخاست</p>
<p>در غنچہ ہنوز و صدمتِ عندلیب هست لیکن اسید وصلِ تو ام غمِ قریب هست ہر جا کہ هست پتوئے حبیب هست</p>	<p>روئے تو کس نہ دید ہزارتِ رقیب هست ہر چند دورم از تو کہ دور از تو کس مباد در عشقِ خانقاہ و خرابات شرط نیست</p>

اے خواجہ درویشیت و گزہ طیبیت	عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد
طالع نامورو دولت مادر زادت	چشم بد دور کزین تفرقه خوش باز آورد
دردہ قدح کہ موسم ناموس و نام رفت در عرصہ خیال کہ آمد کدام رفت رند از رہ نیاز بہ دار السلام رفت عشاق را حوالہ بعبیش مدام رفت قلب سپاہ بود از ان در حرام رفت	ساقی بیار بادہ کہ ماو صیام رفت مستم کن آنچخال کہ ندانم زیجو دی ز اہدغور داشت سلامت نہر و راہ ز اہد تو دان و خلوت و تنہائی و نماز نقد دے کہ بود مرا صرف بادہ شد
ق ناز کم کن کہ دریں باغ بسے چوں تو شکفت یہ بیج عاشق سخن تلخ بہ معشوق گفت ہر کہ خاک در مے خانہ برخسار نہ رفت	صبیح مرغ چین با گل نو خاستہ گفت گل بچندید کہ از راست نہر بخیم ولے تا ابد بوسے محبت بمشامش نہ رسد
	گر ز دست زلف مشکینت خطائے رفت رفت ور ز بند وئے شاہر ماجنا سے رفت رفت برق عشق از خرمن پشمینہ پوشی سوخت سوخت جو ریشہ کا مراں گر برگدا سے رفت رفت


عیبِ حافظ گوین زاهد کہ رفت از خانقاہ پائے آزاداں چہ بندی گر بجائے رفت نشت	
دردِ دگر زدن اندیشہٴ قہر دانست کہ سرفرازی عالم دین کلدانست ز فیضِ جامِ می اسرارِ خانقہ دانست کہ شیخِ مذہبِ ماعاقلی گنہ دانست	بگوئے میکدہ ہر سالکے کہ رہ دانست زمانہٴ افسیرِ رندی نہ داد جز یہ کسے بر آستانہٴ می خانہ ہر کہ یافت رہے درائے طاعتِ دیوانگاں زما مطلب
بر درِ میکدہ دیدم کہ مقیمِ اقتادانست استادِ لیست کہ از عہدِ قدیم افتادانست	آنکہ جنہ کعبہٴ مقامش نہ بد زیادہ بست حافظِ گم شدہ را بانگِ امت ای جانِ عزیز
کہ کنجِ عاقبتِ در سرائے خوشنق است	مرو بہ خانہٴ اربابِ بے مروت و ہر
نحسبِ نیز ازین عیشِ نہانی دانست	آں شد اکون کہ ز افواہ عوام اندیشتم
بادہ پیش آر کہ سببِ چہاں انہم نیست کہ چو خوش بنگری اسے سرورِ والِ انہم نیست	رہل کار کہ کون و مکاں میں ہمہ نیست مذہبِ سدرہ و طوبیٰ ز پسے سایہ کش

<p>ورنہ با سعیِ علی باغِ جنال اینہمہ نیست فرصتے داں کہ ز لب تابداں اینہمہ نیست کہ رہ صومہ ناب دیر مخال اینہمہ نیست زناں کہ نمکین جہاں گزداں اینہمہ نیست پیش ز نوال رقم سود و زباں اینہمہ نیست</p>	<p>دولت آنست کہ بے خون دل آید بکار بر لب بحر فنا منتظریم اسے ساقی زادہ ایمن مشوا ز بازی غیرت ز ہمار از تنگ کن اندیشہ و چوں گل خوش باش نام حافظ رقم نیک پذیرفت دے</p>
<p>در کارِ خیر حاجت بیج استخارہ نیست کاں شحہ در ولایت مایج کارہ نیست جاناں گناہ طالع و جرم ستارہ نیست چوں راو گنج بر ہمہ کس آشکارہ نیست</p>	<p>آں دم کہ دل عشق دہی خوش دے بود مارا بمنع عقل مترسان دے پیار از چشم خود بپرس کہ مارا کہ می کشد فرصت شمر طریقہ رندی کہ این نشان</p>
<p>حقوقِ خدمتِ ماعرض کرد بر کمر مت چو می دہند زلالِ خضر بجامِ حمت بشکر آنکہ خدا داشته است محترمت</p>	<p>چہ لطف بود کہ ناگاہ رشحہ قلمت روان تشنہ مارا بجرعہ دریا ب دلہم مقیم در نست حرمتش می دار</p>
<p>باختیار کہ از اختیار بیرون است چو مقلے کہ طلبگار گنج قارون است</p>	<p>چگونہ شد نشود اندرون غم گنیم ز بیخودی طلب یاری کند حافظ</p>

<p>گر نکته دال عشقی خوش بشنوا این حکایت یا رب مباد کس را مخدوم بے عنایت گویا ولی ششاساں رفتند از ولایت جو از حبیب خوش ترکز مدعی اعانت</p>	<p>ناں یار دلوازم شکر لیسیت باشکایت بے مزد بود چمنیت هر خدمت که کردیم رندان تشنه لب را آبے غمی و دهر کس هر چند بردی آبم روز دردت نتایم</p>
<p>فردا که شوم خاک چسبند آنکس ندانست بیداد لطیفال همه لطف است و کرامت</p>	<p>امروز که در دست تو ام مرتجعت کن حاشا که من ز جور و جفاے تو بنالم</p>
<p>بر سر کوسے مغال یا بد و فاست</p>	<p>شاد باد روح آں رند بے که بگذرد</p>
<p>حاشا که رسم جور و طریق ستم ندانست</p>	<p>برین جفا زنجیت بد آمد و گرنه یار</p>
<p>که خدا و ازل از بهر بهشتم نه سرشت من و مے خائ و ناقوس و درو و دیر کشت در ازل طینت ما را ز بے صفات سرشت خرقه در میکده با رهن مے ناب بهشت باش فارغ ز غم و زخ و شادی بهشت</p>	<p>بر وای زاهد و دعوت مکم سوئے بهشت تو و قبیح و مصدوره زهد و ورع منعم از مکن اے صوفی صافی که حکیم صوفی صاف بهشتی نبودند آنکه چو من حافظا لطف حق را با تو عنایت دارد</p>

<p>در خوابات میرسد که بشیار کجاست فکر معقول بفراگل بیچار کجاست</p>	<p>هر که آمد بجا نقش خرابی دارد حافظ از باد خزاں در چین دهر منج</p>
<p>تاب آں زلف پریشان تو بچه چیر نیست کاین شکر گرد نمکدان تو بچه چیر نیست زیر لب چاه ز نخدان تو بچه چیر نیست اسے گل ایں چاک گرمیان تو بچه چیر نیست</p>	<p>خواب آں ز گسفتان تو بچه چیر نیست اجلبت شیر رواں بود که من می گفتم چشمه آب حیات است دهانت اما دوش باد از سر کولش بگشتاں بگشت</p>
<p>ز فیض روح قدس نکتہ سعادت رفت</p>	<p>بیا و معرفت من مشو که در سختم</p>
<p>ن</p>	<p>ن</p>
<p>رموز تحبیب که در عالم شهادت رفت که این معامله با کوب ولادت رفت و نظیفه مئے دوشین گریز یاد رفت چرا که کار من خسته از عبادت رفت</p>	<p>ز رطل درو کشاں کشف کرد ساکلاه مجز طالع مولود من بجز رمزی ز بامداد بطر ز دگر بر آمد مگر بمجره کوشد طبیب عیسی دم</p>
<p>صبا حکا یست زلف تو در میاں اندخت زمانه طرح محبت نه این ماں اندخت</p>	<p>بنفشه طره مفتول خود گره می زد بنود رنگ دو عالم که نقش الفت بود</p>

<p>ہوا سے بچکا غم دلین و آں انداخت مرا بہ بندگی خواجہ زماں انداخت</p>	<p>من از دوحے و مطرب ندیدے ہرگز جہاں بکام دل اکنوں شود کہ دور دل</p>
<p>منت خاک درت بر لبے نیست کہ نیست بہر و مند از سر کویت دگرے نیست کہ نیست ورنہ در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست در سراپاے وجودت ہنرے نیست کہ نیست جاناں مگر ایں قاعدہ در شہر نہایت در ہیچ سرے نیست کہ سرے نہایت جز گوشت ابروئے تو محراب غایت</p>	<p>روشن از پرتو رویت نظرے نیست کہ نیست من ازیں طالع شود ریدہ بر خیم ورنہ مصلحت نیست کہ از پردہ بروں قدر بجز ایں حکم کہ حافظہ تو ناموش خود است تیار غریباں سبب ذکر جیل است گر ہر بیغان مرشد مانند چہ تھا و است و صومعہ ز اہد و در خلوت عابد</p>
<p>کرم نماؤ فرودا کہ خانہ تست کہ آں مفرح یا قوت دخترانہ تست وے خلاصہ جاں خاک متانہ تست در خزانہ بھر تو و نشانیہ تست</p>	<p>رواقِ منظر چشم من است یا نہ تست علاجِ صحت دل مایب حوالہ کن یہ تن مقصوم از دولت ملازمت من آں غم کہ دہم نقد دل بہر شوخے</p>
<p>جیسے دے خدا بفرستاد و برگرفت</p>	<p>بارے گی کہ خاطر ما خستہ کردہ بود</p>

<p>  بہ ترک صحبت یا رالی نہ آسا گفت کہ تخم خوشدنی اندیشہ سوال کہ دل بدر تو خاک و ترک رسا بسے حدیث غفور و رحیم و رحمن گفت </p>	<p> فقاں کہ آں میر نامہ راں و دشمن دوست غم کہن بے سال حوزہ دفع کنید من و مقام رضا بجز این و شکر قیب بیا و بادہ بخور زانکہ پیر میکده دوست </p>
<p>چوں صبر توان کرد کہ مقدور نمانده است</p>	<p>صبر است مرا چارہ ز ہجران تو لیکن</p>
<p>اسے من غلام آں کہ دلش بازبان بکست</p>	<p>خلفے زبان بدعوی عشقش کشادہ اند</p>
<p>زناں رو کہ مرا بردار اور کئے نیاز است</p>	<p>المنۃ للہ کہ در میکده باز است</p>
<p>یا دوست بگوئیم کہ او محرم راز است</p>	<p>رازے کہ بر خلق نگفتم و نہ فتم</p>
<p> نہ عاقل است کہ نسیم خرید و نقد بہشت کہ آگہ است کہ تقدیر بر سرش چہ نوشت کہ خیمہ سایہ ابراست بز گلب کشت کہ گر چہ غرق گنہاست میر و بہشت </p>	<p> چمن حکایت اردی بہشت می گوید کمن بہ نامہ سیاہی ملامت من مست گدا چرانہ زندلاف سلطنت امروز قدم درین مدار از جنازہ حافظ </p>

	ح	
<p>صلاح ما همه آنست کال تراست صلاح اگر بزم بهب تو خون عاشق است صلاح ز رند و عاشق و مجنون کس نبخت صلاح</p>		<p>اگر بزم بهب تو خون عاشق است مباح بیا که خون دل خویشین بحل کردم صلاح و توبه و تقوی ز ما مجوز اهد</p>
	د	
<p>جامه در نیکنای منیر می باید در بد</p>		<p>دانه گر چاک شد در عالم زندگی پاک</p>
<p>عمر بگذشت به پیرانه سرم باز آید از خدای طلبم تا لب سرم باز آید</p>		<p>اگر آن طائر قدسی ز درم باز آید آنکه تاج سرین خاک کف پایش بود</p>
<p>زود کارش و آخره بخالت برود حیث اوقات که یکسر بطالت برود کس ندانست که آخر بچه حالت برود</p>		<p>از سر کوی تو هر کو بمالت برود رگ روی آخر عمر از من و مشوق بگیر حکم مستوری و مستی همه برخاسته است</p>
<p>سلطانی حجم مدام دارد</p>		<p>آنکس که بدست جام دارد</p>

تا یا رسد کد ام دارد	ماوے و زاهدان و تقویے
	جانِ بیمار مرا نیست ز تو روی سوال اے خوش آں خسته که از دوست جدا دژ
نهیب حادثه بنیاد ما زجا ببرد فراعنت آرد و اندیشه بلا ببرد مگر نسیم پیله خداے را ببرد	اگر نه باده غم دل زیاد ما ببرد طییب عشق کمند باده خور که از بخت لبوخت حافظ و کس حال او ببار
ورا از طلب بشستم یکینه بر خیزد ز حقّه دهنش چوں شکر فرو ریزد که اگر سیزه کنی روزگار بتیزد	اگر روم ز پیش فتنها بر انگیزد وگر کنم طلب نیم بوسه صد نام بر آستانه تسلیم سربینه حافظ
مشتاقم از برائے خدا یک شکر بخند ما نیستیم مقتدر مرد خود پسند دانی کجا ست جلّے تو - خوانم ز چرخند	اے پسته تو خنده زده بردمان قند گر طره می نانی و گه طعنه می زنی حافظ تو ترک غمره ترکاں نمی کنی
ز دوست دست نداریم هر چه بآباد	بجائے طعنه اگر تیغ می زند دشمن

<p>علی الصبح که مے خانہ راز یارت کرد اگر چه چشم بیا و اعطا از خوارت کرد خبر و هید که حافظ بے طهارت کرد</p>	<p>بآب روشن و مے عارف طهارت کرد بیا بیکدہ وضع قرب جا هم ہیں اگر امان جماعت بخواندش امروز</p>
<p>ہلال عید بدور قدح اشارت کرد خدا سن خیر و ہاؤ مکہ ایں عمارت کرد بخون دختر ز جامہ رافضارت کرد نظر بہ درد کشاں از سر خوارت کرد اگر چه صنعت بسیار در عمارت کرد</p>	<p>بیا کہ ترک فلک خوان روزہ عارت کرد مقام اصلی ما گوشہ خرابات است امام شہر کہ سجادہ می کشید بدوش فغاں کہ نگرس جماعت شیخ شہر امروز حدیث عیش ز حافظ شنود از غلط</p>
<p>دولت خبر ز راز نہانم نمی دہد دوراں چو لفظ رہ بیانم نمی دہد یابست و پردہ دارت سم نمی دہد گرہ از کار فریبستہ ما بکشائید دل قوی دار کہ از بہر خدا بکشائید کہ در خانہ تزییر و ریابکشائید بس در بستہ پنهان د عا بکشائید</p>	<p>بخت از دہان یار نہانم نمی دہد چند اں کہ بر کنار چو پر کار می روم مردم نماز متغافل و دین پرورہ راوی نیست بود آیا کہ در میکدہا بکشائید اگر از بہر دل نہاید خود ہیں بستند در مے خانہ ہی بستند خدا یا مپسند بصفا دل زندان صبور جی زد کمال</p>

<p>کہ چہ زمار ز زہریش بجفا بکشایند</p>	<p>حافظ این خرقہ پشمینہ بہ بینی فردا</p>
<p>کہ بہ بالائے چہاں ازین بیخیم بر کند ز آنکہ دیوانہ ہما بہ کہ بہ ماند در بند</p>	<p>بعد ازین دست من و دامن من بولند باز متناں دل ازال گیسوئے مشکین</p>
<p>کہ مے بادگیراں خورده با من گر گذارد کہ آفت با سست درنا خبر و طالب را زیان دارد بدیں سر چشمہ اسن بنشاں کن خوش ببالد بتلخی نکشت حافظ را و شکر در دہاں دارد</p>	<p>خدا را و دامن لبناں از دو آفت مجلس بفتر اک ایہی بندی خدا را زود صید کن ز سر و قد و بوییت کن محروم چشم را چہ خدا را ز بخت خود گویم کہ آں عیار ز نثر کن</p>
<p>یکے بسکے صاحب عیار مانرسد غبار خاطر سے از رہگذار مانرسد</p>	<p>ہزار نقد بہ بازار کائنات آرند چنان بزمی کہ اگر خاک رہ شوی کس را</p>
<p>ز قہر چاہ بر آمد با صبح ماہ رسید نوید خج و بشارت مہر و ماہ رسید زور و نیم شب و در س صبح گاہ رسید</p>	<p>عزیز مصر بر غم برادران عینور بیا کہ رایت منصور پادشاہ رسید مرو بخواب کہ حافظ بہ بارگاہ قبول</p>

	<p>بنفشہ دوش بگل گفت و خوش نشانی داد کہ تاب من بچہاں طرہ فلا بنی داد دلم کہ مخزن اسرار بود دست قضا درکش بہ نسبت و کلید سن بہ دستانی داد شکستہ وار بدر گاہت آدم کہ طیب ہو میائے لطف تو ام نشانی داد برو معاحبہ خود کن اے نصیحت گو شراب و شاہد و ساقی کرا زبانی داد</p>	
<p>واں راز کہ در دل بہ ہفتم بر افتاد پاؤں و کشاں ہر کہ در افتاد بر افتاد باطنیت اصلی چہ کند بد گہر افتاد</p>		<p>پیرانہ سرم عشق جو انے لبس افتاد بس تجربہ کر دیم دریں دار کافان گر جاں بد ہست گسیہ لعل نگردد</p>
<p>کہ روز محنت و غم رویہ کوتاہی آورد بیستہ شکست کہ برافسر شہی آورد</p>		<p>بزر پیر باد صبا دوشم آگہی آورد بخیر خاطر یا کوش کاین کلاہ مند</p>
<p>کہ جو سن شاہد و ساقی و شمع و شعلہ بود</p>		<p>بکونے میکہ یارب سحر چہ مشغلہ بود</p>

<p>بنائے دوش نے درخروش و دولہ بود و راستے مدرسہ و قیل و قال مسئلہ بود ز نامہ ساعدی بختش اندکے گلہ بود بجنڈہ گفت گیت با من این معاملہ بود فغاں کہ وقت مروت چہ تنگ وصلہ بود</p>	<p>حدیث عشق کہ از حرف صورتی است مباحثے کہ در آن حلقہ جنوں می رفت دل از کرتبہ ساقی بشکر بود و لے بگفتش بلیم پسہ حوالہ کن دہان یار کہ در مان در حاقط داشت</p>
<p>کز دلق پوش صومعہ بوئے ریاشنید در حیرت کہ وعدہ فروش از کجاشنید صد بار پیر مسکدہ این ماجرا شنید دل شرح آں وہ کہ چہ دید و چہ شنید بس دیر شد کہ گنبد چرخ این صدا شنید فرخندہ بخت آنکہ بسج رصنا شنید در بند آں میاش کہ نشنید یا شنید</p>	<p>خوش می کنم یہ بادہ مشکین مشام جا ستر خدا کہ عارف ساک کس گفت ما بادہ زیر خرقہ نہ امروز می کشیم یارب کجا سست محرم ازے کہ کیڑاں مے بیابانک چنگ نہ امروز می خوریم پند حکیم جن صوابست و محسن خیر حاقط و طیفہ تو دعا گفتت و بس</p>
<p>گفت بر بہر خواں کہ بنشتم خدا راق بود</p>	<p>بردیش ہم گدائے نکستہ در کا رکرد</p>
<p>سہرا خاک رہ پیر میاں خواہد بود</p>	<p>تازے خانہ و مے نام و نشاں خواہد بود</p>

<p>ماہانیم کہ بودیم و ہماں خواہد بود کہ زیارت گہ زندان جہاں خواہد بود سہا سجدہ صاحب نظران خواہد بود راز این پردہ نہا نیست و نہاں خواہد بود کس نہا نیست کہ رحلت بچسپاں خواہد بود زلف معشوقہ بدست دگراں خواہد بود</p>	<p>حلقہ پیر مغنم ز ازل در گوش است بر سر تربت ماچوں گزری ہمت خواہ بر زینے کہ نشان کف پائے تو بود بر داسے ز اہد خود ہیں کہ ز چشم من تو عیب متاں مکن اسے خواہد کریں کہ نہ رہا بخت حافظ گرازیں گو نہ مد خواہد کرد</p>
<p>وین راند سر بحر بہ عالم سہر شود آرے شود و لیک بخون جگر شود یار ب مباد آئکہ گدا مستبر شود مقبول طبع مردم صاحب نظر شود</p>	<p>ترسم کہ اشک در غم ما پردہ در شود گویند سنگ لعل شود در مقام صبر درنگدائے سیر تم از سخت رقیب بس محنتہ غیر حسن بایکہ کہ تا کسے</p>
<p>وجود نازکت آزر دہ گزند مباد ہیچ عارضہ شخص تو درد مند مباد کہ حاجت بعلاج گلاب و قند مباد</p>	<p>تنت بنا ز طبیبان تیار مند مباد سلامت ہمہ آفاق در سلامت شفا ز گفتہ رشک فشاں حافظ جو</p>
<p>جاں بے جمال جاناں میل جہاں نہ دارد ہر کس کہ این ندارد حقاً کہ آں نہ دارد</p>	

	<p> بایں کس نشانے زان دستاں ندیدم یا سن خبر نہ دارم یا اونشاں نہ دارد چنگ خمیدہ قامت می خواند بتبشیرت شنو کہ چند پیراں ہیچیت زیاں نہ دارد آنرا کہ خواندی اوستادگر بگری بہ تحقیق صنعتگر سیست اما طبع رواں نہ دارد اسے دل طریق رندی از محتسب بیاموز مست اسے در حق او کس این گماں نہ دارد </p>	
<p>کہ جنس خوب مبصر بہر چہ دید خرید</p>	<p>بہائے وصل تو گر جاں بود خریدارم</p>	
<p>ترا بر حال مشتاقاں نظر باد</p>	<p>بجاں مشاقِ روئے نست حاقظ</p>	
<p> نفس بہئے خوشش مشکبار خواہم کرد نشانِ خاکِ رہ آں نگار خواہم کرد بطلتم بس از امر و زکار خواہم کرد بنائے عہد قدیم استوار خواہم کرد </p>	<p> چو باد عزیم سر کوئے یار خواہم کرد ہر بر دے کہ اند و ختم ز دانش و دین بہر ز دے دے دشون عمری گزرد بیا و چشم تو خود را خراب خواہم ساخت </p>	

طریقِ زندگی و عشقِ اختیارِ خواہم کرد	نفاق و زرقِ بخشہ صفا دلِ حافظ
<p>کہ بود ساقیِ واپس بادہ از کجا آورد بزرگِ کہ طیبیب آمد و دوا آورد کہ در میانِ غزلِ قولِ آشنا آورد چرا کہ وعدہ تو کردی و ادبِ جا آورد کہ حملہ بر من سکینِ یکِ قب آورده</p>	<p>چہ مستی است ندانم کہ رو بہا آورد علاجِ ضعفِ دلِ ماکر شمعِ ساقی است چہ راہ می زندایں مطربِ مقامِ شائیں مریدِ پیرِ میخانمِ زمینِ مرغِ اے شبنم بدنگِ چینی آں ترکِ لشکریِ نازم</p>
<p>دراشتیِ ظلمِ بر سرِ عتابِ رود کلاہِ ایشِ اندر سرِ سرابِ رود کہ با تو روزِ قیامتِ ہمیں خطابِ رود کہ این معاملہ با عالمِ شبابِ رود بیا صنِ کم نشود و رعدِ انتخابِ رود خوشا کسے کہ دریں راہِ بے حجابِ رود</p>	<p>چو دستِ بر سرِ زلفش زخمِ تبابِ رود حبابِ را چو قند بادِ بخوتِ اندر سر مرا تو عہدِ شکنِ خواندہ و میِ نرسم دلا چو پیرِ شدی حسن و نازکیِ مفروش سوا ذنامہِ موئے سیاہِ چوں طے شد تو خود حجابِ خودیِ حافظِ از میانِ خضر</p>
<p>قاصدِ کویِ کو کہ فرستم بتو پیغامِ چند ہم مگر پیشِ ہندِ لطفِ شما کا مے چند</p>	<p>حسبِ حالے تو مشیتم و شدایم چند مابداں مقصدِ عالیِ نتوانیم رسید</p>

<p>بوسه چند بیا نیز بدشنامے چند چشم انعام مدارید ز انعامے چند ناحرا ایت نہ کند صحبت پناے چند نفی حکمت کن از بہر دل عالمے چند کہ مگو حال دل سوخته باخامے چند</p>	<p>قد آمیخته با گل نہ علاج دل ماست اے گدایان خرابات خدا یار شماست ز اہدائ کو چہ رنداں بسلامت بگذر عیب مے جلہ بگفتی ہنرش نیز گو پیر مچانہ چہ خوش گفت بدرہی شغلش</p>
<p>تو اس شناخت رسوزیے کہ دشمن باشد غریب را دل آؤردہ وطن باشد</p>	<p>بیان شوقی چہ حاجت کہ حال آتش دل ہو اے کوئے تواز سر بخی رود مارا</p>
<p>شرابے خور کہ در کوثر نباشد</p>	<p>بیا اے شیخ دخنخا نہ ما</p>
<p>خستگان را چو طلب باشد وقت نہ بود اگر تو بیدار کنی شرط مرو ست نہ بود چوں چهارست نہ بود کعبہ و تختانہ کیست نبود خیر در آں خانہ کہ عصمت نہ بود حافظ اعلم و ادب در ز کہ در مجلس شاہ ہرگز نیست ادب لائین صحبت نہ بود</p>	

<p>دعاے نیم شبی دفع صد بلا بکند که یک کرشمه تلافی صد جفا بکند پود در دو تو نه بیند کردوا بکند بوقت فاتحه صبح یک دعا بکند</p>	<p>دلا بسوز که سوز تو کارها به کند غناب یا پریری چهره عشقانه بخش طیب عشق میخادم است شفیق یک ز بخت خفته ملولم بود که بیدار</p>
<p>نیست معلوم که در پرده اسرار چه کرد</p>	<p>ساقیا جام نیم ده که نگارنده غیب</p>
ق	
<p>کس ندانست که در گردش پرکار چه کرد</p>	<p>آل که نقش زد این دانه منبائی</p>
<p>دست در حلقه آل زلف و توان کرد تکیه بر عهد تو و باد صبا نه توان کرد آنچه سعی است من اندر طلبت بنمودم این قدر هست که تنبیر قضا نه توان کرد من چه گویم که ترانا ز کی طبع لطیف تا بجد بیست که آهسته دمان توان کرد نظر پاک توان در رخ جانان دیدن که در آنه نظر جز به صفا نه توان کرد</p>	

پنهان خرید باده که کفیری می کنند
 باطل درین خیال که اکسیر می کنند
 مشکل حکایتی است که آنری می کنند
 خوابان درین معامله تقصیر می کنند
 تا خود درون پرده چه تقریر می کنند
 قوسه دیگر حواله به تقدیر می کنند
 کایس کا رخانه ایست که تقیر می کنند
 چون نیک بنگری همسره نزدیک می کنند

من چنینم که قوم دیگر ایشان دانند
 که درین آئینه صاحب نظران حیرانند
 بعد ازین خرقه صوفی بگولستانند
 آه اگر خرقه پشتمین بگولستانند
 دیوگیر نزد ازاں قوم که قراں خوانند

دانی که چنگ وعود چه تقریر می کنند
 جز قلب تیره هیچ نشد حاصل و هنور
 گویند رمز عشق مگو بید و مشغولید
 صد ملک دل به نیم نظری توان خرید
 ما از برون در شده مغرور صد فریب
 قوسه بجد و جهد گرفتند وصل دوست
 فی الجمله اعتماد مکن بر ثبات دهر
 مے خور که شیبه و حافظ مفتی و محاسب

در نظر بازی مایه خجراں حیرانند
 وصف رخسار که خورشید رخفاش می رسد
 گر شوند آگه از اندیشه مانجیگان
 مفلسانیم و بوائے و مطرب داریم
 زاهدان زندگی حاقظ نمکند فهم چه پاک

دویش وقت سحر از عرصه سحایم دادند
 داندراں ظلمت شب آب حیاتم دادند
 من اگر کام روا گشتم و خوشدل چه عجب
 مستحق بودم داینها بزرگایم دادند

این همه قند و شکر کز سخنم می ریزد
 اجر صبر بست کز آن شاخ نبتا تم دادند
 کیبیا نیست عجب بندگی پیرمغان
 خاک او گشتم و چندین درجا تم دادند
 شکر شکر بشکر گشته بیفتش آن کس دل
 که نگا بر خوش و شیرین حرکا تم دادند

رگل آدم سبزشند و به پیا نه زدند
 ریای رقص کنان ساغر شکرانه زدند
 چون دیدند حقیقت ره افسانه زدند
 قرعه فال بنام من دیوانه زدند
 چون ره آدم بیدار بیک دانه زدند
 تا سر زلفت عروسان سخن شانه زدند

دوش دیدم که ملائک در میخانه زدند
 شکر ایند که میان من و او صلح فتاد
 جنگ هفتاد و هشت همه را عذر بنه
 آسمان بار امانت نتوانست کشید
 بالصدخر من بند آمد ره چو نرویم
 کس چو حافظ نکشید از رخ اندیشه لقا

بفرغ چهر زلفت همه شب زند ره دل
 چه دلاور است دزدی که بکف چراغ دارد

<p>موتوشت کلامی و سلامی نفرستاد دانست که مخمورم و جامی نفرستاد بهیچم خبر از هیچ مقامی نفرستاد</p>	<p>دمهریست که دلدار پیامی نفرستاد فریاد که آس ساقی شکر لب مرست چندان که ز دم لاف کرامات و مقامات</p>
<p>گفتا شرب نوش و غم دل بر زیاد تیر سیر عیبت وضع جهان این چنین قیاد کونته کنیم قصه که عمرت دراز باد</p>	<p>دی پیر می فروش که ذکرش بجنه باد بیخار گل نباشد و بی نیش نوش هم حلقه زار است ز بند چکماں ملالت است</p>
<p>عشق پیدا شد و آتش همه عالم زد دل غم دیده نابود که بهم بر غم زد خیمه در آب و گل مزرعه آدم زد که قدم بر سر اسباب دل خرم زد</p>	<p>در نزل پر تو حسنت ز بختی دم زد دیگران قرعه عشقت همه بر پیش زد نظری کردند بنید بکمال صیوت پیش حلقه آس روز طربانه عشق تو نوشت</p>
<p>دوش در آید در خساره بر از رخت بود با کج باز در دل غمسته در آید رخت بود کند زلفش ره در آید ز دس شنبلیل دل زلفش مثل مشک ز جهره بر فروخته بود</p>	

دل سے خون بکھٹا آور دو لے دیدہ بر خیمت
 اللہ اللہ کہ تلف کرو کہ اندوختہ بود
 گرچہ می گفت کہ زارت بچشم می دیدم
 کہ نہانش تفرے با من دل سوخته بود
 گفت و خوش گفت برو فرقه بسوزاں حافظ
 یا رب این قلب شناسنی کہ آموخته بود

گر خرمی بسوز دچندین عجب نباشد
 آتش کرا بسوزد گر بولمب نباشد
 اینجا نسب نگنجد اینجا حسب نباشد
 خود را بزرگ دیدن شرط ادب نباشد
 جز بادۂ بہشتی ہمیش سبب نباشد

در آں ہو آکہ جز برف اندر طلب نباشد
 در کا رخانہ وحشت از کفر ناگزیر نباشد
 در کیش جاں فوشاں فضل و ہنر نباشد
 در محفلے کہ خورشید اندر شمار ذرہ است
 مے خور کہ عمر سرد گر در جہاں تھاں نباشد

ز ہر درمی دہم پندش ولیکن نہ مہی گیر
 کہ غیر از راستی نقشہ دینج ہر نی گیر
 برو کایں وعظ بے معنی مراد بر سر نی گیر
 دلش بس تنگ می بنیم چرا ساغری گیر

دل جز مہر مہر ویاں طریقہ بر نی گیر
 نصیحت کم کن و مارا بفراودن نہ بخش
 سرو چستہ بایں خوبی نو گوئی خیم از در گیر
 نصیحت گوئی و ندان را کہ با حکم خدا جنگد

<p>چہ خوش صیدِ دلم کردی نیازمِ چشمِ مست خدا را رحمت لے منعم کہ درویشِ سرگشت من انہ پیرِ مغال دیدم کرامتِ مراد</p>	<p>کہ کس آہوئی وحشی را ازین شترخی گیرد در دیگر نمی داند بہ دیگر نمی گیرد کہ این دلق ریائی با بجائے بر نمی گیرد</p>
---	--

<p>چل سال رنج و غصہ کشیدیم و عاقبت</p>	<p>تدبیر ناپدستِ شرابِ دو سالہ بود</p>
--	--

دے با غم بسر بردن جہاں یکسر نمی ارزد
 بے بفروشِ دلق ماکزیں بہتر نمی ارزد
 بکوئے مے فروشانش بجائے بر نمی گیرند
 زہے سجادہٴ نقوی کہ یک ساغر نمی ارزد
 شکوہٴ تاجِ سلطانی کہ بیم جاں در و بچ است
 کلاہِ دلکش است اما بدر نمی ارزد
 بشواین نقشِ دلنسی کہ در بازاں بیکرنگی
 بہ نعمتائے گوناگوں مے احمر نمی ارزد
 برو گنجِ قناعت جو بگنجِ عافیت بنشین
 کہ یکدم تنگدل بودن بہ بحر و بر نمی ارزد

	<p>چو حافظ در قناعت کوش و از دنیائے دول بگذر کہ یک جو منت دوناں بعد من ز رخی اورد</p>	
<p>دوستان دخیتر ز توبہ ز مستوری کرد نہ ہفت آب کہ رنگش بعد آتش نرود</p>	<p>شد بر مختب و کار بدستوری کرد انچہ با خرقہ مزاهدے انگور سی کرد</p>	
	<p>درخت دوستی بنشاں کہ کام دل بہار آرد نہال دشمنی بر کن کہ ریخ می شمار آرد عمار سی دار لیلی کہ مہر و ماہ در حکم است خدا یا در دل انداخت کہ برنجیوں گزار آرد دریں باغ از خدا خواہد دیں پیرانہ سر حافظ کشید بر لب جوئے و سروے در کنار آرد</p>	
<p>از چشم شوخش اے دل ایمان خود بگمدا</p>	<p>کال جادوئے کماں کش بر غم غار</p>	
<p>در نمازم خم ابروئے تو جوں پار آمد بیسے بہو دز اوضاع جہاں می سنو آمد</p>	<p>حالتے رفت کہ محراب بفر و آمد شادی آورد نکل و باد میباشاد آمد</p>	

<p>دلبر با ست که با حسن خدا داد آمد اسے خوشا سر و کہ از بند عم آزاد آمد</p>	<p>دلفریبانِ نباتی ہمہ زیور بستند نیر بارند درخشاں کہ تعلق دارند</p>
<p>بدست شاه و شے ده کہ محترم دارد کہ جلوہ نظر و شبوہ کہ م دارد</p>	<p>بخط و خال گدایاں مدہ خزنہ دل مراد دل نیکو جویم کہ نیست دلدار</p>
<p>یا تن سیر بجاناں یا جاں زن برآید یا نیم داس تا نش تا جاں زن برآید</p>	<p>دست از طلب ندارد م تا کام زنا برآید ہر دم چو سیہ و ذوائس تو اں نرخت پار</p>
<p>نیکامی خو ہی اسے دل بایداں صحبت ملد خو نیندی - حایت من - بر بان نادانی بود دیجی غریب سے نشست حلقہ طہی خورد پنہاں شرب اسے غریب من گناہ آس کہ نہ پنہاں فی بود</p>	
<p>دریغ کہ با ما وفا سے نہ دارد دل و جان حلقہ طہی نہ دارد</p>	<p>ہمہ پیروا - و زنا ہمہ ایسے سخن نہ - سنے - سنے - سنے - سنے - سنے</p>

صد لطف چشم داشتیم و یک نظر نکرد	رو بر ریش نهادم و بر من گز نکرد
<p>راہے بڑی کہ آہے برسا ز آں تو اں زد شعرے جوان کہ با در طلی گراں تو اں زد گردولت و صالت خواہد درے کشودن سرما بیں تخیل بر آستان تو اں زد در ویش را نباشد منزل سرے سلطان مایم و کمنہ دلقے کاتش دراں تو اں زد</p>	
<p>چناں نما ند چنیں نیز ہم نخواہد ماند رقیب نیز چنیں محترم نخواہد ماند کہ این معامله تا صبح دم نخواہد ماند کہ کس ہمیشہ گرفت بر غم نخواہد ماند</p>	<p>رسید فرودہ کہ ایام غم نخواہد ماند من ارچہ در نظر بار خا کسار شدم غنیتمے شمارے شمع وصل پروانہ چہ جلے شکر و شکایت ز نقش نیکوستان</p>
<p>و عیفہ گر برسد مصرفش گل است و نبید کہ پیر بادہ فروکشش بجرعہ نہ خرید کہ گم شد آنکہ دیوہ را بہ رہبر نہ رسید</p>	<p>رسید فرودہ کہ ادبہار و سبزہ دید من این مرقع رنگیں چو گل نخواہد چیت بکوی عشق منہ بے دلیل راہ قدم</p>

کسے کہ سیب زخندان شہاد و نگزید براحتے ترسید آنکہ ز جتنے نکشید	زمیو ہائے ہشتی چہ ذوق در یا بد مکن ز غصہ نسکایت کہ طرین ادب
--	--

بعد ازین نور بہ آفاق دہیم از دلِ خویش
کہ بخورشید رسیدیم و غبارِ آخر شد
صبحِ امید کہ بدمقلف پرودہ غیب
گو بروں آئے کہ کار شبِ نارِ آخر شد
در شمار ارچہ نیاد کے حافظ را
شکر کاں محنتِ بے حد و شمارِ آخر شد

از سرِ بیاں گزشت بر سرِ پیادہ شد چہرہ خندانِ شمع آفتابِ پروانہ شد قطرہ بارانِ ماگو ہر یک دانہ شد حلقہ اورادِ ماگردشس پیادہ شد دوش بیک جرعہ مے عاق و فرزانہ شد	زادِ خلوت نشین دوش بیخانہ شد آتشِ رخسارِ گلِ خرمنِ بلبلِ بسوخت گریہ شام و سحرِ شکر کہ ضائعِ نگشت زرگسِ ساقی بخواند آیتِ افروگری محتسبِ ماکہ دی جامِ دقح نمی شکست
---	--

<p>انچه خود داشت در بیگانه نه میخواست طلب از گم شدگان لب در یابی کرد جرمش آن بود که اسرار هندی می کرد دیگر آن هم بکنند آنچه میحاشی کرد</p>	<p>سالی دل طلب جام جم از یابی کرد گوهری که صد و شصت کون مکانی و ن گفت آن یار که گشت سر در بلند فیض روح القدس از باز مد فراید</p>
<p>رواق میکده از درین دعای مایود هر چه کردیم بکشم کرش زیب بود که معال به عیب نهال بینا بود</p>	<p>سالها دفتر مادر گرد و صعب بود نیکی پیرنیاں پس که چه مابد متاں قلب اندوده حاقظ بر او خج نشد</p>
<p>زین قند پارس که به نیگا له می رود کایس طفل کیشبه به کیساله می رود</p>	<p>شکر شکن شوند همه طعلیاں بند طی کماں ببین و زل سلوک شر</p>
<p>سمن پو یار را غم چه بشید نه نشاند پریر و یار و دل چه بپزند بستانند بهره بکس با ما چه نشیند به تبستانند سالی شود در حاشیه به نشاند</p>	

<p>کہ مے لعلِ دوائے دلِ نغمیں آمد</p>	<p>شادی یارِ پری چہرہ بدہ بادہ ناب</p>
<p>دلِ رمیدہ مارا انیسِ مونس شد بغیرہ مسئلہ آموزِ صد مدرس شد گدائے شہرِ نگہ کن کہ میرِ مجلس شد کہ خاطرِ مہرِ اراں گنہ موسوس شد کہ علمِ بے خبرِ افتاد و عقلِ بچیں شد قولِ دولتیوں کیسیاے مہرِ شد</p>	<p>ستارہ بدِ حرشید و ماہِ مجلس شد نگارِ من کہ بہ کتبِ نرفت و خطِ ننوشت بعدِ مصطفیٰ مخی نشاند اکتوں یار لب از ترشحِ مے پاک کن برائے خدا کرشمہ تو شرابِ بے اشتقاقِ پیسود چو تر عزیزِ وجود است شعرِ من آرسے</p>
<p>ساقی ار بادہ ازیں دستِ بجام اندازد عارفان را ہمہ در شربِ مدام اندازد اے خوشا حالتِ آنست کہ دریائے حرلیف سر و دستا زند اند کہ گدام اندازد ز اہداسِ بیکلہ گوشہ خورشیدِ برآر نجاتِ ارقصہ بدیں ماہِ تمام اندازد ز اہدِ خام طبعِ بر سرِ انکار بماند پنختہ گردِ دچو نظرِ برے و جام اندازد</p>	

	<p>بادہ با محاسب شہر تنوشی حافظ کہ خورد بادہ ات و سنگ بجام اندازد</p>	
<p>کہ با من ہرچہ کرد آں آشنا کرد کہ حافظ تو بہ از زہد و ریا کرد</p>		<p>من از بیگانگان ہرگز ناسلم بشارت بر بکوئے میفروشاں</p>
<p>ز اہداں را رخنے در ایماں کنند انچہ فرمان تو باشد آں کنند</p>		<p>شاہداں گرد لبری زین ہاں کنند عاشقاں را بر سر خود حکم نیست</p>
<p>کہ زیر کان جہاں از کند شاں نہ بند ہزار شکر کہ یاراں شہر بے گنہند شہان بے کمر و خرواں بے کلہند نہ آں گروہ کہ از رقی با فضل سپہند ہزار خرم طاعت یہ نیم جو نہ بند</p>		<p>شراب بیغش و ساقی خوش دودام نہ بند من ارچہ عاشق و زند و مست و نامہ سیاہ سبب حقیر گدایان عشق را کایں قوم غلام ہمت در دمی کشان بیکر نگم ہوش با آگہ ہنگام با دستغنا</p>
	<p>شاہد آں نیست کہ موئے و میاں دارد بندہ طلعت آں باش کہ آں لے دارد</p>	

دورہ عشق نش کس بیتی محرم راز
 ہر کسے بر حسب فہم گمانے دارد
 با خرابات نشیناں ذکر امانت ملاف
 ہر سخن جائے و ہر نکتہ مکافے دارد
 مدعی گو بہ روہ نکتہ بہ حافظ مفروش
 کلام مانیز زبانے و بیانیے دارد

ز دیم بر صفت رنداں و ہرچہ بادا
 نسیم خاکِ مقلے و آبِ رکنا ہاد

شراب و عیش نہاں صیبت کا بر دنیا
 نمی دہند اجازت مرا بہ سیر سفر

بنیاد مکر با فلک حقہ باز کرد
 شرمندہ رہوے کہ نظر بر مجاز کرد
 مارا انداز نہ ہد و ریابے نیاز کرد

صوفی نہاد دام و در حلقہ باز کرد
 فردا کہ پیش گاہ حقیقت شود پدید
 حافظ مکن ملامت رنداں کہ دازل

صوفی ار بادہ باندا زہ خورد نوشش باد
 در نہ اندیشہ ایں کار فراموشش باد

	<p>گرچه از کبر سخن با من درویش نه کرد جاں فدائے شکرین پستہ خاموش باد پیر ما گفت خطا در قلم صنع نه رفت آفرین بر نظر پاک خطا پوشش باد</p>	
	<p>صبا وقت سحر بے زلف یار می آورد دل شوریده مار از نو در کار می آورد سر اسر بخشش جانایی لطف و حساں بود اگر شیخ می فرمود - اگر زنا می آورد عجب می دشمن می شبنم ز صاف جام و پایانه وے منشن می زنه بهر زوار می آورد</p>	
<p>سر به لب پیوسته که زلف پس آمد کلمه سستی نه دور بهوش آمد</p>	<p>چه جلالت محبت مجرم است نه زنا نه خافاه به خانه می رود و حواشی</p>	
<p>مار باز آمد و ما وصل قرار می بکند جرعه دکشد و دفع خار می بکند</p>	<p>ظاهر دولت اگر باز نه می بکند گو کریم که ز بزم طربش غمزد</p>	

<p>بازی چرخ ازیں یک دوسہ کار بگنبد</p>	<p>یاد فایا خبر وصل تو یا مرگِ رقیب</p>
<p>عارف خندہ خندہ مے در طمع خام افتاد عکسے از پر تو آں بر رخ اتمام افتاد از کجا تر غمش در دہن عالم افتاد ایں گدایں کہ چہ شالیستہ انعام افتاد احوال از چشمِ دو بین در طمع خام افتاد کاندہ شد گشتہ او نیک سراسر انجام افتاد آہ کز چاہ بروں آمد در دام افتاد کار با بارخ ساقی و لب جام افتاد اینم از روز ازل حاصل فرجام افتاد دیر کہ در داڑیہ گردش ایام افتاد زین بیان حافظِ دل سوختہ بزم افتاد</p>	<p>عکسِ روئے تو چو دہانہ جام افتاد جلوہ گرد رخسار روز ازل ز بر نقاب غیرتِ عشق ز بان ہمہ حاصل بہرید ہر دیش باسنِ دل سوختہ لطفِ ذکر است پاک میں از نظر پاک بمقصود رسید زیر شمشیر غمش نقص کناں باید رفت در خم زلف تو آویخت دل از چاہ و فن اس شدای خواجہ کہ در صومعہ باز منی من ز مسجدِ بخر بات نہ خود افتاد م چہ کند کز پئے دھراں نرود چوں بکار صوفیاں جملہ ترغیفند و نظر بازوئے</p>
<p>خراب بادہ لعل تو ہو شیارانند و گرنہ عاشق و معشوق را ز دارانند کہ ساکنانِ در دوست خاکسارانند</p>	<p>غلامِ نگیس مست تو ناجد ارانند ترا صبا و مرآب دیدہ شد نماز رقیب در گزرویش ازین کن نخوت</p>

<p> کہ مستحق کرامت گناہگار اند کہ عندلیبِ تراز ہر طرف ہزار اند مرو بصومعہ کا نجاسیادہ کا نہند کہ لبتنگان کمند تور سنگا رانند </p>	<p> نصیب باست بہشت اخدا نشان نہ من بر آں گلِ عارض غزل سرایم و سب بیامیب کدہ و چہرہ ارغوانی گن خلاص حافظ ازاں زلف تا بدایا </p>
<p> در نہ بیج از دل بے رحم تو فقیر نبود چوں شناسلے تو در صومعہ کی پیوست کہ بر ہیچکیش حاجت تفسیر نبود </p>	<p> قتل این خستہ بشمشیر تو تقدیر نبود سر ز حیرت بدر میکدہ ہا بر کردم تیتے بد ز عذاب اند و حافظ بے تو </p>
<p> نسبت مکن بغیر کہ اینہا خدا کند یا وصل دوست یا مے صافی دوا کند عیسے دے کجا ست کما جیائے ما کند </p>	<p> گر بیخِ پیش آید و گر راحت اے حکیم مارا کہ در عشق و بلائے خار مست جاں رفت در مے و حافظ ز غصہ خست </p>
<p> فکر مشاطہ چہ با حسن خدا داد کند گر خرابیے چو مرا لطف تو آبا د کند قدر یک ساعت عمرے کہ در و داد کند </p>	<p> گو ہر پاک تراز مدحت با مستغنی است احتال کن کہ بسے گنج مراد تا بدہند شاہ را بہر بود از طاعت صد سالہ زہد </p>

<p>محقق است که او حاصل بسر دارد که بوسه داده دماغم مدا م تر دارد بغزم میکده اکنون بسر سفر دارد دے زو سوسه عقل بے جنب دارد</p>	<p>کسے کہ حسن رُخ دوست در نظر دارد ز زہد خشک طوبیلم بیار بادہ تاب کسے کہ از ره تقوی قدم بروں نہ نهاد زیادہ ہیبت اگر نسبت این نہ بس کہ ترا</p>
<p>پیش پائے پھر رخ تو بہ نیم چہر شود من اگر مرگای رے بگز نیم چہر شود گرد ہی جائے بغرد وں بر نیم چہر شود</p>	<p>گر من از باغ تو یک میوه بچیم چہر شود ز بہر شہر چہر ملک و شہر گزید من کہ در کوئے بتاں منزل و ما و دارم</p>
<p>کہ من بخویش نمودم صدا ہتمام و نشد</p>	<p>بکوی عشق منہ بے دلیل راہ قدم</p>
<p>یک نکتہ دین معنی گفتیم و ہمیں ہشد صد ملک سلیمانم در زیر گنیں ہشد شاید کہ چو واپسی خبر تو دہیں ہشد در دارۂ حتمت اوضیاء چنیں ہشد کایں شاہد بازاری داک پر دہیں ہشد کایں سابقہ رندی نار و پسین ہشد</p>	<p>کے شہر ترا گزید خاطر کہ حزین ہشد از دل تو گریا ہم انگشتی زہنار غمناک نباید بود از طعن صودے دل جامے و خون ہول ہر یک بکھے دادند در کار گلاب و گل حکم ازنی ایں بود آن نیست کہ حافظ را مستی رود از خاطر</p>

از بهر نشت رخسار نباشد	جاں نقد محقر است ح ا قضا
حقه مهر بدای مهر و نشا نیست که بود تا پچنان در عمل معدن و کان است که بود سالمه رفت و بدای میراث است که بود	گوهر مخزن اسرار به نیست که بود طالب لعل و گهر نیست و گرنه خورشید زلف هندوئی تو گفتم که دگر ره نزنند
کنون که لاله برافروخت آتش نرود شراب نوش و رها کن حدیث عار و ثناء و لے چه سود که در وے نه ممکن است خلود	بلاغ تازه کن آئین دین نرود شنی زوست شاه یوسف جمال عیسی دم جمال چو خلد بریں شد بد و سوسن و گل
<p>گر چه بر و اعطی شهرای سخن آسماں نه شود تا ریا و رز و د و سالوس سلماں نه شود گوهر پاک بیاید که شود قابل فیض در نه هر رنگ و گل لولو و مرجاں نشود عشق می و رزم و امید که ای فن شریف چون هنر بائی دگر موجب حرماں نشود</p>	

	<p>دوش می گفت که فردا بد هم کام دولت سبب ساز خدا یا که پشیمان نہ شود قدره را تا نبود ہمت عالی حافظ طالب چشمہ خورشید درخشاں نشود</p>	
	<p>از حشمت اہل پہل بیدار بیدارند جز آہ اہل فضل بیکو اہل غنی رسد صوفی بشوئے زنگ دل خود چہ آبئے زین شست و شوئے خرقہ اغفرال نمی رسد حافظ صبور باش کہ در راہ عاشقی ہر کس کہ جاں نہ داد بہ جاناں نمی رسد</p>	
کہ ہر کہ بے ہنر افتد نظر بہ عیب کند	کمال صدق محبت ہمیں نہ نقص گناہ	
کہ ز نفاس تو شش بوئے کسی آید بر کس اینچا با امید ہو سے می آید ایں قدر ہمت کہ باگ حب سے می آید	مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے می آید بہ تیغ کس نیست کہ دروئے تو شکر نہ نیت کس نہ است کہ منہ ز گہ مقصد کجاست	

<p>ہر حرفیہ زبے طمست می آید گو بیا خوش کہ بنو زش نفست می آید شاہنا ز بکشکار گسے می آید</p>	<p>جرعہ دہ کہ بر میخانہ ار باب کرم دومست را اگر سر پر سیدن بیا غمست یار دار دسر صید دل حافظ یارال</p>
<p>خوش عکاش بخش و خطا پوش و خدا دارد پادشا ہے کہ ہمسایہ گدائے دارد ہر عمل اچھے و ہر کردہ خیرائے دارد</p>	<p>پیر در دی کش ما گر چہ ندر دزد و زور از عدالت نبود و در گرش پر سد حال ستم از غمرہ سہاموز کہ در مذہب عشق</p>
<p>غالباً میں قد ر م عقل کفایت باشد ایں زماں سر برہ آرم چہ حکایت باشد عشق کا رسیست کہ موقوف ہدایت باشد ور نہ مستوری ماتا بچہ غایت باشد پیر ما ہر چہ کند عین رعایت باشد تا خود اور از میاں با کہ غایت باشد حافظ ار مادہ خورد چکا شکایت باشد</p>	<p>من و انکار شراب ایں چہ حکایت باشد من کہ شربت و قوی ز دہ ام ماف و حب نہ اہد راہ برندی نبرد معذرت است "انفاہت" رہ مخانہ یعنی دانستم بندہ پیہ مخم کہ ز جلم بر ما ند زاد و نجب نماز و من و مستی و نیاز دوست ازین عفتہ غم کہ حکیم می گفت</p>
<p>حقوق بندگی مخلصانہ یاد آرید</p>	<p>مسلما تہر از حرفین ششمانہ یاد آرید</p>

<p>ز بے وفائی دور زمانہ یاد آید ز ہمراہاں بسیر تا ز بانہ یاد آید</p>	<p>مخی خورید زمانے غم وفاداراں سمند دولت اگر تزد و سرکش است و</p>
<p>کہ کس بر بند خرابات ظن آں نبرد کہ پیچ کس ز قضائے خلائی جاں نبرد کہ زنگ غم دولت چہئے مغال نبرد پہوش باش کہ نقد تو با سباں نبرد کہ تحفه کس دے و گوہر بہر بحر و کاں نبرد</p>	<p>من و صلاح و سلامت کس اہل گماں نبرد مباش غمہ بعلم و عمل فینہ زماں مشو فرشتہ زنگ و بوقح در کش اگر چہ بدیدہ نو پاسباں توانے دل سخن بنزد سخنداں ادا کن حافظ</p>
<p>کہ از رویے بازنگ ز روی بہر کہ کار خدائی نہ کار سبت جز د قضائے بنشہ نشاید سترد ارسطو دہد جاں چو بیچارہ گرد قناعت کن ارنیست طلسم بر مرد کہ چوں مردہ باشی نگویسند مرد</p>	<p>ہزار آفرین برے مسخ باد بروز اہد ما خورده بر من نگیر مرا از دل عشق شد سر نوشت مزن دم ز حکمت کہ در وقت برگ مکن نیچ بہودہ خر سندان چناں زندگانی کن اندر جہاں</p>
<p>قضائے آسمان است این دیو گویں نخواہد</p>	<p>مرا ہر سپہ چہاں ز سر بیرون نخواہد</p>

<p>مراد و ازل کارے بجز رندی نغمه بیانا در صفت رنایاں با لب چنگی تو شیم شبه مجنون به لبی گفت کارے محبوبی هتا</p>	<p>ہر آن منت کہ آنجا شد کم و افزون کیه ساز شرح زین افسانے قانون ترا عاشق شود پیرا و لے مجون</p>
---	---

معاشران گرہ از زلف یار باز کنید
 شبے خوش است این قصه اش دراز کنید
 حضیر مجلس انس است و دوستان جمع اند
 و آن یکاد بخوابید و در فراز کنید
 میان عاشق و معشوق فرق بسیار است
 چو یار ناز نماید شما نب ز کنید
 بجان دوست که غم پرده شما نہ درد
 اگر اعتماد بر لطاف کار ساز کنید
 نخست مو عظمه پریمے فروش انبست
 کہ از معاشرنا جلس احترام کنید

<p>مراد وصل تو گر ترا کہ و سترش بشد بر آستان تو غوغائے عاشقان عجب</p>	<p>دگر ز طالع خویشم چه ملتس باشد کہ ہر کجا مشکرستان بود گس شد</p>
---	---

<p>کہ نیم جان مرا یک کرشمہ بس بہش مرا بہ بیند و گوید کہ پس چہ کس بہش</p>	<p>چہ حاجت است بشیر قتل عاشق را ہزار بار شود آشنای دیگر بار</p>
	<p>روز و شب غصہ و غول میخورد و چون نخورم چوں ز دیدار نو دورم بچہ باشم و نشاد حافظ دل شدہ مستغرق یاد ت شب و روز تو ازین بندہ دیکھتہ بکلی آزاد</p>
<p>ہد ہر خوش خبر از طرف سبب باز آمد تا گوید کہ چرا رفت و چرا باز آمد کال بیت سنگدل از راہ دفا باز آمد لطف او پس کہ لصلح از در ما باز آمد</p>	<p>شرہ اے دل کہ دگر با دصبا باز آمد عارفے کو کہ کند جنم زبان سوسن مردمی کرد و گرم بخت خدا دہن گرچہ ما عہد شکستیم و گنہ حافضہ کرد</p>
<p>تا ہمہ صومعہ داراں پے کار گیرند خاصہ رقصے کہ در دوست نگار گیرند کہ درین خیل حصارے بسواہے گیرند بلبلان را سزدادہ دہن خارے گیرند</p>	<p>نقد ہا را بود آیا کہ عیارے گیرند رقص بر شعر نزو نا لہ نے خوش باشد توت بازوئے پرہیز سخن ہاں مفروش سراغ چوں شرم ندارد کہ ہند پایہ بگل</p>

<p>زین تمباک گر تو اں به که کنایه گیرند</p>	<p>حافظ ابنائے زماں را غم سکنان نیست</p>
<p>نه هر که آئینه دارد و سکنده سی دانند کلا هدر سی و آئین سرور سی دانند نه هر که سرتبر است و قلند سی دانند جهان بگیرد اگر داد گستر سی دانند و گر نه هر که نویسنی ستلگی دانند که خواجه خود در ویش بند پروری دانند که لطف طبع و سخن گفتن در سی دانند</p>	<p>نه هر که چهره برافروخت و لبری اند نه هر که طرف کلاه کج نهاد و نشسته هزار نکته بار یک نمره و این جات بقدر و چهره هر آن کس که شاه خواب شد و فای عهد بخواب شد و بیاموزی تو بندگی چو گدایان بشر طرزد کن ز شعر دلکش حافظ کس شود آگاه</p>
<p>بختم را برآورد رختم ازین جا برود ترسم آن نرگس متنا نه یکجا برود</p>	<p>نبیست در شهر نگارے که دل برود علم و فضلے که به چل سال دلم جمع آورد</p>
<p>عالم پیرو گزینا ره جوال خواهد شد که ببلغ آمد ازین راه و لذل خواهد شد فای نقد بقا را که ضماں خواهد شد مجلس و غط دراز است زماں خواهد شد</p>	<p>نفس باد صبا مشکشان خواهد شد گل عزیزی است غنیمت شمردیش صحبت اے دل از عشرت امروز بفرز آگنی گر ز مسجد بخراوات شد م عیب کن</p>

قد مے نہ بودا عشق کہ رواں خواہد شد	حافظ از بہر تو آمد سوسے ایلم وجود
اے بسا خرقہ کہ مستوجب آتش باشد ناسیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد عاشقی شیوہ رنداں بلاکش باشد حیف باشد دل دانا کہ مشوش باشد گر شراب از کف آں ساتی مہوش باشد	نقد صوفی چہ صافی و بیخیش باشد خوش بود گر محاک تجر بہ آید بمیاں ناز پرورد تنم ہر د راہ بدست غم دنیا سے دنی چند خوری بادہ بخور دلن و سجادہ حافظ بہر بادہ فروش
	نسبت رویت اگر بامہ و پرویں کردہ اند صورتے نادیدہ تشبیہ بہ تھیں کردہ اند ساقیا مے دہ کہ با حکم ازل تدبیر نیست قابل تعمیر نبود اسچہ تقسین کردہ اند در سفالیں کاسہ رنداں بخواری منگرید کایں حریفان خدمت جام جہاں میں کردہ اند
	وا عطاں کہیں جلوہ در محراب و منبری کنند چوں بخلوت می روند آں کار دیگر می کنند

شکله دارم ز دانشمند مجلس باز پرس
 توبه فرمایاں چرا خود توبه کمتر می کنند
 بنده پیر خراباتم که در دیشان او
 گنج را از بے نیازی خاک بر سر می کنند
 اے گدای مخالفه باز آ که در دیرمخاں
 می دهند آیه و دلها را توانگر می کنند
 صبحدم از عرش می آمد خروش باز گفت
 قدسیاں گوی که شعر حافظ از بر می کنند

و آنکلیں کارند الفت درماں کارباند
 شکرا بزد که نه در پرده پندار بماند
 خرقه ماست که در خانه خمار بماند
 قصه ماست که در کوچه بازار بماند
 خرقه رهن می و مطرب شد و زار بماند
 جاوداں کس نشیندم که درین کار بماند
 شیوه آں نشنش حاصل بهار بماند

هر که شد محرم دل در حرم یار بماند
 اگر از پرده بروں شد دل چسب بیکن
 صد فیاں و استند نماز گرد می هم فیت
 خرقه پوشاں بگی مست گشتند و گشت
 داشتیم و لقی و صد عیب مرا می پوشید
 جزو کم کو ز ازل نایاب و عاشق دوست
 گشت بهار که چون چشم تو گردد در گس

<p>کہ صد بستہ بغزت فقیر نشین دارد</p>	<p>بخواری منکرے منعم ضعیفان فقیراں را</p>
<p>کہ آشنا سخن آشنا نگہ دارد زدست بندہ چہ خیزد خدا نگہ دارد</p>	<p>حدیث دوست گویم مگر بہ حضرت دوست نگہداشت دل ما و جلے رنجش نیست</p>
<p>اگر تر گذرے بر مقام ما افتد کے اتفاقِ مجالِ سلام ما افتد بود کہ قرعہ دولت بنام ما افتد</p>	<p>ہلے اوج سعادت ہمام ما افتد ہر بار گاہ تو چوں باد را بناسد راہ بنا امید ی ازین درم و برائے خدا</p>
<p>گرہ و د از پئے خوباں دل من معذور است در دوار چہ کند گر پئے در ماں نہ رود ہر کہ خواہد کہ چو حافظ نشود سرگرداں دل بخوباں نہد در پئے ایمن نرود</p>	
<p>سنگ را یسل تواند برہ دریا برد</p>	<p>دل شکیں ترا اشک من آورد براہ</p>
<p>رقم مہر تو بر چہرہ ما پسید بود</p>	<p>یاد آؤنگہ نہایت نظرے با ما بود</p>

یاد باد آنکہ چو چشمت بقیام می کشت	بمحر عیسویت در لب شکر خابود
یاد باد آنکہ سر کوسے تو ام منزل بود راست چوں سوسن گل از آبر صحبت پاک دل چو از پیر خرد نغز معانی می جست آہ ازین جور و نظلم کہ درین دایگہ است در دلم بود کہ بے دوست نباشم ہرگز بس بگشتم کہ بہر سہم سبب در و فراق	دیدہ را رو شنی از خاک درت حاصل بود برزبان بود مرا آنچہ تر اور دل بود عشق می گفت بشیر آنکہ برو شکل بود واسے زان عیش و تنعم کہ در ان منزل بود چہ توان کرد کہ سے من دل باطل بود مفتی غفل درین مسئلہ لایق حل بود
حافظ اسرار الہی کس نمیداند خموش	از کہ می پرسی کہ دور روزگار راں رچند
از سرستی دگر باشا بدر عهد شباب اے مہر فردہ فرما کہ دوستم آفتاب	رجعتی می خواستم اما طلاق افتادہ بود در شکر خواب صبحی ہم فراق افتادہ بود
ہر کس کہ بہر چشمہ اد گفت خرم دل آنکہ بچو حافظ	کو محتجبے کہ مست گیرد جامے زمے است گیرد

سخن سر بستہ گفتی با حریفان سکندر رائی بخشند آہے	خدا را زین ممتا پر وہ مردار بزر و زر میسر نیست این کار	
حافظ تو تا بگئے غم مال جہاں عذری بسیار غم خور کہ جہاں نیست یادگار		
بادا ہزار دشمن اگر یار با من است دائم مصاف را و ترسم ز کارزار گر سرو پیش قدم تیر میکشد مرنج عقل طویل را بنود پیچ اعتبار		
منکراں را ہم ازین مے دوستی بخشائی ساقیا عشرت امروز بفردا حقلن	و گرایشان استانذر وانی بمن آج یا تو یوان قضا خطا مانے بمن آج	
دلا چندم بر بزی خوں ز جدیدہ شرم دار آخر تو ہم سے دیہ خواہے کن مرا سے دل بر آ آخر		

مراد دنیا و عقبی بمن بخشید روزی بخش
 بگو شمع قول جنگ اول بستم زلف یا آخر
 دلا در ملک شیخیزی گرازانده نگریزی
 دم صحت بشار تنها بیا رد زان نگار آخر
 بے چوں ماه زانوزدنی چوں لعل پیش آورد
 تو گونی تا نیم حاقط ز ساقی شرم را ر آخر

گلبنام زد که چشم بد از رو گل بدور
 با بلبلان بیدل و شیدامن غرور
 مارا شراب خانه قصور است و یا دور
 تا نیست غیبت نهد لذتے حضور
 مارا غم نگار بود مایه سرور
 گوید ترا که باد مخور گو هو الغفور

دیگر ز شاخ سرو سی بلبل صبور
 اے گل بشکر آن که شگفتی بکام دل
 زاهد اگر بخور و قصور است امیدوار
 از دست غیبت تو شکایت نمی کنم
 گرد بگردانیش و طرب خرم اندوشت
 مے خور ببانگ جنگ مخور غصه و کسے

بر کشتنه خود آے وز خاش بر گیر
 ورنه در گوشه نشین دلق ریا در بر گیر
 نخت گور وے کن وروے زمین لشکر گیر

بر لب تشنه من مین و مدار آب دریغ
 در سماع آے وز سر خرقه بر انداز بر قص
 دوست گودوست شود و هر جهان دشمن

<p>سیم در با زبور و سیمبرے در بر گیر کہ میں مجلسم و ترک سیر منبر گیر</p>	<p>صوف برکش ز سرو بادہ صافی درکش حافظ آراستہ کن نزم و گو و اعظرا</p>
<p>خرمین سوخنگاں را ہمہ گو باد بر مزد اگر می طلبی طاعت اوستاد بر یارب از خاطرش اندیشہ بیداد بر</p>	<p>روئے بناد و جو د خودم از یاد بر سعی ناکرہ دین راہ بجائے نہی دوش می گفت ہر گاہ درازت بستم</p>
<p>اگر خطا هست گوی صواب بسیار</p>	<p>یا صواب است یا خطا خوردن</p>
<p>فَاتِ الرَّسْمَ وَالْخُسْرَانَ فِي الْحَجَرِ</p>	<p>و فافولہی جفاکش باش حافظ</p>
<p>مراد ما ہمہ موقوف یک کرشمہ تست زدوستان قیام بقدر در بیخ مدار حریف بزم تو بودم چو ماہ نو بودی کنونکہ ماہ تمامی نظر در بیخ مدار</p>	
<p>کارے نکرد ہمت پاکان روزگار</p>	<p>دل برگرفتہ بودم از ایام گل ولے</p>

<p>از مے کنند روزہ کشا طالبان یار تسبیح شیخ و خرقة رند شراب خوار</p>	<p>گر فوت شد سحر چاقصا صبح هست تو سگم که روز حشر غنا بر غنا رود</p>
<p>لشنة دور دم مرا با وصل و با بھراں چکا ایں دل شوریدہ را با اینچ و آل چکا با بہشت و دوزخ و با جو و با غلام چکا</p>	<p>عاشق یارم مرا با کفر و با ایماں چکا قبلہ و محراب من ابروئے دلدار است چونکہ اندر ہر دو عالم یار می با ید مرا</p>
<p>بھراں خدمت رنداں نکم کار دگر تا یرم گوہر خود را بخسریار دگر ہر زماں باد فتنے بر سر بازار دگر حاشا لشکر کہ روم من ز پے یار دگر غرقة گشتند دین بادیر بسیار دگر</p>	<p>گر بود عمر پے خانہ روم یار دگر معرفت نیست دین قوم خدا یا مددی را در سربستہ ما میں کہ بدستال گفتند یار اگر رفت و حق صحبت دین نشاخت باز گویم نہ دین واقفہ حافظ نہا است</p>
<p>ہر آنچہ ناصح مشفق بگویدت بہذیر اگر موافق تدبیر من شود تقدیر گر اندکے نہ بوفی رضا است خوردہ گیر و لے کر شئمہ سانی نمی کند تقصیر</p>	<p>نصیحتی گفتند بشنو و بہانہ بگیر بر آں سرم کہ نوشتم و گنہ نکھم چو فتنمت از لی بے حضو را کردند بغزم تو بہ نہاد دم قدح زکف صد بار</p>

<p>ہیں بس است مرا صحبتِ صغیر و کبیر کہ ساقیانِ کماں ابرو ت زنده تیر کہ شعرِ حافظِ شیراز بہ ز شعرِ ظہیر</p>	<p>مے دو سالہ و محبوب چار دہ سالہ حدیث تو بہ دریں بزرگہ مگو واعظ چہ جلے گفتہ بخا جو شعر سلمان است</p>
<p>کلبہ احزاں شود روزے گلستانِ غم خور دایما یکساں نماںد کارِ دوراں غم خور باشد اندر پردہ بازیمہائے پنهانِ غم خور چون ترانج است کشتیانِ طوفانِ غم خور یا بیچ رب نیست کو نیست پایاں غم خور</p>	<p>یو گم گشتہ باز آید بہ کنعاں غم خور دورِ گردوں گردد روزے بر مردمانِ گشت یاں مشو تو میدچوں واقف نہ از سرِ غیب اے دل اریل فنا بنیادِ ہستی بر کند گرچہ منزل بس خطرناک است مقصدِ پدید</p>
<p>ز</p>	<p>ز</p>
<p>بشکست عمدچوں در میخانہ دید باز حافظ کہ دوش ادبِ ساغر شنید باز</p>	<p>صوفی ماکہ تو بہ زے کردہ بود دوش چوں بادہ مست بر سرِ رخ رفت گفت ناں</p>
<p>ہماں نیاز کہ چلج را برا و حجاز چو کعبہ یا فتم آیم ز بت پرستی باز امید دولتِ وصل تو داد جانم ز</p>	<p>براہ سبکہ عشاق راست دنگ تاز ہیچ در نزد ہم جدا ہیں ز حضرت دوست نغم ز بھر تو چشم از جہاں فرومی دخت</p>

<p>دے بحالِ غریب دیا رخِ پرداز بشرطِ آنکہ زکارم نظرِ نگیری باز کہ نیش و نوش بہم باشد و نشیبِ فراز تو دستِ کوتومن بین و آستینِ دراز</p>	<p>منم غریب دیا رو توئی غریب نواز بہر کند کہ خواہی بگیری و باز مہمند و لا مثال ز شامے کہ صبح در پے اوست خیالِ قدر بند تو می کند دلِ بین</p>
<p>چہ شکر گویمیت اے کایہ ساز بندہ نواز کہ مردِ راہ نیندیشد از نشیب و فراز من آں نیم کہ ازیں عشقباری آیم باز</p>	<p>سم کہ دیدہ بدیدار دوستِ کردم باز ز شکستہ طریقت عنانِ مثنا بکدل اگرچہ حسن تو از عشقِ غیر مستغنی است</p>
<p>ترا بکام خود و یا تو خویش را دمساز اگر ت چو شمعِ جفاے رسد لبوز و لبساز</p>	<p>ہزار شکر کہ دیدم بکامِ خویشیت باز بہیں سپاس کہ مجلسِ مہنور است بدست</p>
<p>غریب و دولہ در جانِ شیخ و شاب انداز کہ گفتہ اند کوئی کن و در آں انداز</p>	<p>بیا و کشتی مادرِ شرطِ شراب انداز مرا کشتی بادہ در انگن اسے ساقی</p>
<p>سیرِ حکمت بہا کہ گوید باز</p>	<p>جز فلاطونِ خم نشینِ شراب</p>

خیز و در کاسه ز لایب طربساک انداز
 پیش از آنکه شود کاسه سر خاک انداز
 عاقبت منزل ما وادی خاموشان است
 حالیا غلغله در گنجب افلاک انداز
 دل مارا که زمار سر زلف تو بخت
 از لب خود بشفا خانه تر یاک انداز
 غسل در اشک ز دم کاهل طریقت گویند
 پاک شود اول و پس دیده بر آں پاک انداز
 یارب آں زاهد خود ہیں کہ بحر عیب ندید
 دود آہمیش در آئینہ ادراک انداز
 چشم آلودہ نظر از رخ جانان دور است
 بر رخ او نظر از آئینہ پاک انداز

ہزار جامہ تقویٰ و خرقہ پر ہمیز
 کہ جز ولایت تو ام نیست تیج دستا دینر
 کہ در مقامہ رضا باش و از قضا مگریز
 بے ز دل بر مہر دل و ز رستا خیز

فدائے پیر ہن چاک ماہرویاں باد
 فقیر و خستہ بدرگاہ ہست آدم رحیم
 بیا کہ حافظِ مے خانہ دوش با من گنت
 پیالہ در کفتم بند تا سحر گہ حشر

تو خود حجاب خودی حافظ از میان خبرند	میان عاشق و مشوق هیچ حالت نیست
<p>کہ مراد بدن آں ماہ تمام است امروز ہیں کہ در کینج خرابات مقام است امروز کار او چون زہاراں بنظام است امروز کا نکہ با شاہد و مے نیست کدہ است امروز</p>	<p>گو عروسِ فلکی رخ مناز مشرق زاہد سے را کہ بنو سے صواعق صبیہ مہلبل مست از چہ سببی نالہ محتسب پہنچو گویا بندہ رنداں</p>
	س
<p>بیگانہ گرد و قصہ پہنچ آشنا میرس اسے دل بدر دُخ کن نام دوا میرس از مابخر حکایت مہر و وفا میرس</p>	<p>جاناں تر کہ گفت کہ احوالِ ما میرس در دفترِ طبیبِ خرد بابِ عشق نیست ما قصہ سکندر و دارا سخا اندہ ایم</p>
	<p>بہر یک جرعہ کہ آزار کش در پے نیست ز جنتے میکشم از مردم ناداں کہ میرس گوشتہ گیری و سلامت ہو سم بود لے فتنہ می کند آں زنگس قتال کہ میرس</p>

	<p>زاہد از ما بسلاست بگذر کاں مے لعل دل و دیں می برد از دست بکشاں کہ میریں گفتش زلفت بچین کہ کشا دی گفتا حافظ این قصہ دراز است بقراں کہ میریں</p>	
<p>سخن نے مشنیدہ ام کہ میریں بقلمے رسیدہ ام کہ میریں</p>		<p>من بگوش خود از دوا نش دوش ہیچ حافظ غریب در رہ عشق</p>
<p>ہر دو عالم را بدشمن دہ کہ مارا دوست تا ترا دیدم نکر دم جز بدیدارت ہوں</p>		<p>در ضمیر ما غنی گنجہ بغیر از دوست کس خاطر مہ دقتے ہوں کہ بدیم چیزا</p>
<p>نہیم روضہ شیراز پیک را ہمت بس کہ سیر معنوی و کنج خانقاہ ہمت بس کہ این قدر ز جہاں کسب الحاح ہمت بس کہ شیشہ مے صاف و چنگ ہمت بس تواہل دانش و فضل ہیں گناہمت بس حیرم در گہ پیر مغاں پناہمت بس</p>		<p>دلارین سفر بخت نیکیا ہمت بس وگر ز منزل جاناں سفر مکن درویش بصد مصطفیٰ بنشین و ساغرے نوش زیادتی مطلب کار بر خود آساں کن فلک مردم ناداں دہد ز مام مراد وگر کہیں بکشاید غے ز کشور د ل</p>

<p>رضائے ایزدان نام پادشاہت بس دعائے نیم شب و دروچہ جگاہت بس</p>	<p>بہشت دگراں نوکمن کرد دوجاں ہیج دروچہ گریست حاجت کے حفظ</p>
<p>زین چن سایہ آں سرد رواں را بس از گرانان جہاں رطل گراں مارا بس ماکہ زندیم و گدا دیرمٹاں مارا بس کایں اشتا رست رجاں گدراں را بس گر شمارا نہ بس ایں سود و وریاں مارا بس دولت صحبت آں مولن جہاں مارا بس کہ سر کوئے نواز کون و مکاں مارا بس طبع چوں آب و غزلماں رواں مارا بس</p>	<p>گلخانہ ز گلستان جہاں مارا بس من و ہم صحبتی اہل ریادورم باد قصر فردوس پاداش علی می بخشید نیمشیں بر لب جوئے و گذر عمر ہمیں نقد بازار جہاں بنگر و آزار جہاں یار و دوست چہ حاجت کہ زیادت طہیم از دیر غیش خدا را بہشت مفرست حافظ از مشرب خممت گلے افغانی</p>
<p>ش</p>	
<p>طریق خدمت و آیین بندگی کر دں خداے را کہ رہا کن بیا و سلطان باش تو شمع اینجی یک زباں دیک دل شو مجال کو شش پروانہ ہیں و خنداں باش</p>	<p>نہیں</p>

	<p>نخوش حاقط و از جور یار ناله مکن ترا که گفت که بروی خوب حیران باش</p>	
<p>اگر زاهد زمانه و گوشتیخ راه باش</p>	<p>آنرا که دوستی علی نیست کافر است</p>	
	<p>در خرقه چو آتش زدی اے عارف سالک بهدرے کن و سر حلقه رندالِ جہاں باش</p>	
	<p>باغباں گر پنجر وزے صحبت گل بایدش بر خجائے خارِ ہجران صبرِ بلبل بایدش ایدل اندر بند زلفش از پریشانی منال مغِ دیرک چوں بدام افتد قفلِ بایدش رندِ عالم سوز را با مصححتِ بینی چہ کار کاری ملک است آنکہ ندبیر و نائلِ بایدش تکیہ بر تقویٰ و دانش در طریقت کافر نیست راہرو گر صد مہنہ دارد توکلِ بایدش</p>	

ساقیا در گردنِ ساغر قفلِ تابچند
دورِ چوں ما عاشقانِ فدا تسلسلِ بیدیش
کیست حافظِ نانوشتِ یادِ بے آوازِ چنگ
عاشقِ مسکینِ چرا چندینِ بخلِ بیدیش

بکر دگار رہا کردہ بہ مصاحِ خویش
اگر دستِ قناعتِ خبر شود درویش
در آفرینش از انواعِ نوشندار و نیش
زہے طریقتِ ولت نہی شرعیتِ کیش

بجد و جہدِ چو کارے غنی رود از پیش
بہ ہاننا ہی عالمِ فرو نیار دسر
بنوش بادہ کہ قسامِ صنعِ قیمتِ کردہ
ریا حلالِ شمارند و جامِ بادہ حرام

بوئے گلِ نفسِ ہمدمِ صبا می باس
سہ ماہِ مے خور و نہ ماہِ پارِ صبا می باس
بنوش و منتظرِ رحمتِ خدا می باس

بد ویر لالہ قنچِ گیر و بے ریامی باس
نگو مہیت کہ ہمہ سالِ مے پرستی کن
چو پیرِ سالکِ عشقتِ بے حوالہ کند

بغایتِ نظر کے کن کہ من دلشندہ راہ
نرود بے مددِ لطفِ تو کارے از پیش

	پس ز انوشین و غم بیہودہ مخور کہ ز غم خوردن تو زرق نگردد کم و بیش چونکہ این کوشش بیفائدہ سودے مذہب پس میازار دل خود ز غم سے دور اندیش پیش حال دل سوخته کن بہر خدا نیست از شاہ عجب گر بنواز درویش	
	یسے شدیم و نشد عشق را کرا نہ پدید تبارک اللہ ازیں رہ کہ نیست پایش	
	مرا گئے کہ خاموش باش و دم در کش کہ در چین نتوان یافت مرغ را خاموش نعمت روضہ جنت بذوق آل ز سر کہ ہاروش کند بادہ و تو گوئی نوش	
خداوندانگہد از زوالش بخواہ از مردم صاحب کمش	غوثا شیراز و وضع بے مثلش بہ شیراز آے و فیض روح قدسی	

<p>که شیریناں ندادند انفعالش که دارم عشرت خوش باخیالش نکردی شکر ایام وصالش</p>	<p>که نام قند مصری برد آبخا مکن بیدار ازین خوابم خدا را چرا حافظ چوی تر سیدی از حیر</p>
<p>عشق است و مفلسی و جوانی و نو بهار عذر م پند پر و جرم بدیل کرم پیوش دلشپ نداز غیب بگوشش دلم رسید حافظ تو غصه کم نور و نیشین می بگوش</p>	
<p>که دور شاه شجاع است گدیر بنوش هزار گونه سخن درد بان و لب خاموش</p>	<p>محرز بافت غیم رسیدن زده بگوش شد آنکه اهل نظر بر کناره می رفتند</p>
<p>ق</p>	
<p>که از بهفتن او دیگ سینه نیزد جوش امام شهر که سجاده میکشید بدوش گداز گشته نشینی تو حافظا محروش</p>	<p>زنگ چنگ بگویم آرا بخیا بیتا نه کوه میگردم نه شش بوش می بر رموز معانی عشق حسنه وال اند</p>
<p>نثر است تلخ میخاهم که مرد افکن بود زورش که تا بکدم بیا سیم زد دنیا و ثمر و شورش</p>	

<p>کمند صید بهرامی بیفکن جام جم بردار که من پیو دم این صحرانه بهرام است و گوش نظر کردن بدرویشان منافی بزرگی نیست سیل ط با چنان حشمت نظر با بود بامورش بیانا در صفا قیت راز دهر نمسایم بشرط آنکه نمائی بکج طعاع و دل کورش</p>	
<p>وین زهر خشک ربی خوشگوارش زین بحر قطره بمن خاکسار بخش</p>	<p>صدفی گلن پچین در مرغ بخار بخش اسے آنکه ره بمشرب مقصود برده</p>
<p>گل در اندیشه که چوں عشوه کند در کارش خواجہ آنست که باشد غم خد متگارش هر کجا هست خدایا بسلا مت دارش بدو جام دگر آشفته شود دستارش ناز پر در وصال است بخوارش</p>	<p>فکر بلبل همه آنست که گل شد یارش دلربائی همه آنست که عاشق بگشت آن سفر کرده که صفا دل همه اوست صدفی از سر غش اینست که کج کرد گاه دل حاقط که بدیدرتو خوش شده بود</p>
	<p>کنار آب و پائے بید و طبع شعور یا رے خوش معاندر دلبر شیرین و ساقی گلخوار خوش</p>

شب صحبت غنیمت بشمار داد خوشدلی لبناں
 کہ مہتاب دل افروز است طرف لاله زار کجوش
 چہرے در کاسہ شمع است ساقی را بنام ایزد
 کہ مستی میکند با عقل می آرد خمیاسے خوش
 ہر آن کس را کہ بر خاطر عشق دلبرے بارست
 سپندے گو بر آتش نہ کہ داری کار و بار کجوش
 بغضات عمر شد حافظ بیابا بے خانہ
 کہ تنگدوان سمرنت بیاموزند کارے خوش

خواہی کہ سخن و سست جہاں بہر تو نگذرد
 بگذر ز عہد سست و سخنہائے سخن خوش

جمع خوبی و لطف است غدا رچو ہمیش
 لیکیش مہر و وفا نیست - خدایا ہر ہمیش
 دلبرم شاہد و طفل است بازی روزے
 بجشد زارم و در شرع نباشد گنہش

	جاں بشکرا نہ کنم صرف گراں دانہ دُر صدف دیدہ حافظ شود آرم گیش	
چو حافظ خاک کرد آب گل خویش		کہ از جلالی آخر در رہ ما
گفت غبشند گنہ می نبوش نکتہ سر بسته چہ گوئی خموش ہر قدر بیدل کہ توانی بکوش		ہاتف از گوشہ می خانہ دوش عفو خدا بیشتر از جرم ماست گرچہ وصالش نہ بکوشش دہند
	ہمراہ دوست دلم باد بہر جا کہ رود ہمیت اہل کرم بدرقہ جان و تنش	
بہشت	در رہ عشق کہ از سیل فنا نیست گزار میکنم خاطر خود را بہ تمنائے تو خوش در بیابان فنا گرچہ زہر سو خطر است میرود حافظ بیدل بتولائے تو خوش	

	<p>ہیسا طحکہ دانال خود فروشی شرط نیست یا سخن دانسته گوی مرد بخرد یا خوش</p>	
	ص	
<p>زانکہ اَلْقَاصُّ لَا یَجِبُ اَلْقَاصُّ بِئِنَّ بِالْیَنْ دَاخِرُوحِ فِقْطاً ص</p>		<p>از قنیت دلم تیافت خلا ص مختص با تم شکست من سراو</p>
	ط	
<p>کہ کرد جلہ نکوی بجائے ما حافظ کہ یا تو نیست مرا جنگ و ماجرا حافظ بدامنش نرسد دست ہر گدا حافظ</p>		<p>ز چشم بد رخ خوب ترا خدا حافظ بیا کہ تو بخت صلح است و دوستی و صفا تو از کجا و امید وصال او ز کجا</p>
	ع	
	<p>بہیں کہ رقص کناں میر و دبنالہ چنگ کسے کہ اذن نئی دادے اشماع سماع وضع دوراں بنگر ساغر عشرت بر گیر کہ بہر حال یہیں است بہین او ضلع</p>	

ف

طالع اگر ہو کند دانش آ ورم یہ کف
 اگر بگشاید زہے طرب در بگشاید زہے شرف
 طرف کرم ز کس نہ بسبت این دل پر امید من
 اگر چه صبا بھی بر د فضا من بہر طر ف
 چند بنا ز پرورم مہربان سنگدل
 یا و پدر بخی کنند این پسران تا خلف
 بیخبرند ز اہداں - نقش بخاں ولا ثقل
 مستی را بہت محسب - بادہ نبوش ولا تحف
 صوفی شہر ہیں کہ چوں - لقمہ شنبہ می خورد
 یال دوش دراز باد - این چو ان خوش علف
 من بکدام دل خوشی مے خورم و طرب کنم
 کز پس و پیش خاطر م - لشکر غم کشیدہ صف
 حافظ اگر قدم نہی در رو خانہ ان عشق
 بدرقہ رہت شود بہمت شخہ نجف

Check
19

ق

زبانِ خامه نثار دسرِ بیانِ فراق	وگر نه مشرحِ دہم با تو دوستانِ فراق
کجا روم چه کنم حالِ دلِ کراگویم	کہ دادِ من بستاند دہد جزائے فراق

مقامِ امن و مے بینش و رفیقِ شفیق
گرت مدام میسر شود زہے تو رفیق
جهان و کارِ جہاں جملہ ہیچ دہ ہیچ است
ہزار بار من بیں نکتہ کردہ ام تحقیق
بہتے رو و فرصت شمر غنیمتِ وقت
کہ در کمینہ عمر نہ قاطعانِ طریق
بیا کہ تو یہ زلزل نگار و خندہ جام
تصور نیست کہ غفلتِ غنی کست تصدیق

ک

اگر شرابِ غوری جوئے فشاںِ بہ خاک	ازاں گنہ کہ لطفِ رسد بغیرِ چہ باک
----------------------------------	-----------------------------------

درد و سستی حافظ اگر نیستنت یقین	ز رخا لعل است و پاک نمیدارد از محکم
هزار دشمنم رمی کنند قصدِ هلاک اگر تو زخم زنی چه که دیگرے مرهم ترا چنانکه تویی هر نظر کجا بیند	گرم تو دوستی از دشمنان ندارم پاک و اگر تو زهر دهی چه که دیگرے تر پاک بقدر بنیش خود هر کسے کند دراک
ل	
اگر بگوئے تو باشد مرا مجال وصول چه جرم کرده ام ای جان دل بجزرت کجا روم چه کنم حال دل کرا گویم هر در عشق بسازد و خموش شو حافظ	رسد ز دولت وصل تو کار من بحد بل که طاعت من بیدل نمی شود مقبول که گشته ام ز غم و جور و زنگار ملول رموز عشق مکن فاش پیش اهل عقول
وصف لب لعل تو چه گویم بر قیاس دل بردی و جا می دهیم چه نرسی حافظ تو پا در حرم عشق نهادی	نیکی نه بود معنی نازک بر جایل چون نیک حرفیم چه حاجت به محصل درد من او دست زن و از همه سهل
پائے مانگ است و منزل بس دراز	دست ما کوتاه و خرما بر نخل

<p>بجملگی شدیم از تو به شراب نخل حجاب نعلت از اسبست آنچه که گشت</p>	<p>که کس مباد ز کردارنا صواب نخل ز نظم حافظ و این طبع همچو آب نخل</p>
<p>مهر کس با سوسه کس نمی گردد نه فقط عشق و صابری تا چند</p>	<p>آه ازین کبریا و جاه و جلال ماله عاشقان خوش است نهال</p>
<p>یا مکن با پلینان دوسنی</p>	<p>یا بنا کن خانه در خور دپیس</p>
<p>بهر نکته که نفهم در وصف آن شائل تحصیل عشق و رندی آسان نمودن حلاج بر سر دار این نکته خوش سراپا در داکه بر در خود بارم نه داد و بر اود دست حافظ تو بید چشم زخم است</p>	<p>بهر کس شنید گفتا شد قد قابل جانم بسوخت آخردر کسب این فضائل از شافعی میسرید امثال این مسائل چندانکه از جوانب این مخم و سائل آیا بود که بنهم در گردنت حامل</p>
<p>حافظ تو برو بندگی پیرمغان کن</p>	<p>بر در این دو دست زان از همه بگل توان گزشت ز جویر قیب در بهال</p>
<p>چو یاب بر سر صلیح است حدی می خواهد</p>	<p>توان گزشت ز جویر قیب در بهال</p>

ساقی بیار باده که آمد زمان گل	تا بشکینم توبه و گم در میان گل
م	م
آنکه پا مال جفا کرد چو خاک را هم من نه آنم که بجز راز تو بنالم حاشا صوفی صومعه عالم قدس لبیکن با من راه نشین خیز و سو میکیه آئی	خاک می بوسم و غدر کرمش می خواهم چاکر معتقد و بنده دولت خواهم حالیادیر مغالست حالت گاهم تا به پنی که در اس حلقه چه صفا جابهم
بارها گفته ام و بار دگر می گویم در پس آئینه طوطی صفتم داشته اند من اگر خارم اگر گل چمن آری هست دوستان عیب من بیدار چیزان بکنید گرچه با دلن طبع می گلگون عیب است	ق که من دلشده این نه بخود می گویم انچه اسناد ازل گفت بگو می گویم که ازاں دست که می پروردم می رویم گوهری دارم و صفت نظر می جویم کم عیب کز و رنگ ریای می شویم
باز آئے ساقیا که به خواہ خد منم عینم کن برندی و بدنامی سے فتنہ من کز وطن سفر نہ کریدم بھر خوش	دشتاق بندگی و دعا گوئے دولتم کایں بود سر نوشت ز دیوان فطرم در شوق دیدن تو بودا خواہ غم

<p>برخیز تا طریقی تکلف را بکنیم هفتاد و نشت از نظر خلق در نهان آن کو بغیر سابقه چندین نواحت کرد</p>	<p>دکان معرفت بدو چو پیر بها کنیم بهتر ز طاعت که پر روستی و بکنیم بکن بود که عفو کند گر خطا کنیم</p>
<p>بیان شکن هر آینه گرد و شکسته دل ساقی بیا که دور گل است و زان عیش چو خون خصم همچو صراحی بر سختی حافظ بکنج میکده دارد قرار گاه</p>	<p>ان العود عند ملوک النبی ذم پیش آرجام و پیش مخور غم ز پیش و کم باد و سنان لعیش و لرب گیر جام جم کالطیر فی الحدیقه و اللبث فی اللجم</p>
<p>بزم توبه سحر گفتم استخاره کنم سخن درست بگویم یعنی تو انم و ید بدور لاله دماغ مرا علاج کنی اگر شب بزم با تم حدیث توبه رود مرا که نیست ره در رسم لقمه پر پیزی گرد میله ام لیک و فتنه مستی زین اگر زعل لب بار پوسه یا بزم نه قاصدیم نه مدرس نه محتسب نه فقیه</p>	<p>بهار توبه شکن میرسد چه چاره کنم که مے خورند حریفان و من نظاره کنم اگر از میانه بزم طرب کناره کنم زبانه طارنی آنرا بے غراره کنم بهماں به است که میخانه را اجاره کنم که ناز بر فلک و حکم بر ستاره کنم جواں شوم ز سرور زندگی دوباره کنم مرا چه سود که منع مشرب بخواره کنم</p>

<p>بہانگ برلٹ وئے راوش آشکارہ کنم</p>	<p>دباہہ خوردن ہینماں لول شدہا^{فقط}</p>
<p>دگر بگو کہ ز عشقت چہ طرف برستم سخن بجاک میفکن چو اکہ من مستم</p>	<p>بنیر ازانکہ بشد دین و دانش از دستم اگر دمدم ہشیار سی اے نصیحت گو</p>
<p>کز ہر جوئے ہمہ محتاج این دریم شرط آں بود کہ جز رہ این شیوہ نسیریم با خاک کوئے دوست بنزد دوس نگریم با خاک آستانہ این در بسر بریم</p>	<p>بگذرا تا بشارح مے خانہ بگذریم روز غنست چوں دم رندی ز دیوم عشق واعظ کن نصیحت شوریدگان کہ ما حافظ چو رہ بنگرہ کلخ وصل نیست</p>
<p>وگر تیرم زند منت پذیرم کہ پیش دست و بازویت میرم کہ در دست شب ہجرال اسیرم بسبب بونتان وجوئے شیرم رسد تا سدرہ آواز صغیرم بیک جرعه جو اغم کن کہ پیرم کہ گر آتش شوم دروئے نگیرم</p>	<p>بہ تیغ گر زند دستش نگیرم کماں ابروئے مارا گو مزین تیر برائے آفتاب صبح اُمید چو طفلان واعظا کے فریبی من آں مرغم کہ ہر شام و سحر گاہ بفریادم رس اے پیر خرابات بسوز این خرقة تقویٰ چو حافظ</p>

صبح انجیر زد بلبل کجائی ساقیا بر خیز
 که غوغای کند در سر خار خمر دو شبنم
 رموز عشق و سرمستی زمین بشنود از و اعط
 که با جام و قبح هر شب قرین ماه و پرویم
 حدیث آرزو و سندی که در این نامه ثبت افتاد
 همایون غلط باشد که حافظ داد تلیقتم

بیات گل بر افشانیم می در ساغر اندازیم
 فلک را سقف بشکافیم و طرح نو در اندازیم
 اگر غم شکر انگیزد که خون عاشقان ریزد
 من و ساقی بهم سازیم و بنیادش بر اندازیم
 چو در دست رو و خوش بزن مطرب سر و خوش
 که دست افشان غزل خوانیم پاک کو باں سر زاییم
 یکے از عقل می نه فد و گر طامات می با فسر
 بیباکین داوریم را به پیش داور اندازیم
 بهشت عدن اگر خواهی بیایا ما بهیمن
 که از پلست نیست کیسر بچرخن کوثر اندازیم

	<p>سخندانى فنوش خوانى نى ورزند در شیراز بیا حافظ که ما خود را بکتاب دیگر اندازیم</p>	
	<p>بر وای زاهد و برورد کشتاں خورده گم کار فرمائے قدر می کنند این من چه کنم حافظ اعلیٰ برین خانہ مورد مش من است اندیس منزل ویرانه تشبیهن چه کنم</p>	
<p>تاسا یه مبارکت افتاد بر سرم</p>	<p>دولت غلام من شد و اقبال چاکرم</p>	
	<p>مرا می بینی و چه ز یادت میکنی در دم ترا می بینم و شوتم ز یادت می شویم در دم پیدا ما نم نمی پرستی نمی دانم چه سرداری پیدا ما نم نمی کوشی نمی دانی مگر در دم</p>	
<p>چو آنه در پے عزیم دیا ر خود باشم غم غریبی و غربت چو هر منی تا بم</p>	<p>چو آنه خاک کعبه پائے یار خود باشم بشهر خود روم و شهر یار خود باشم</p>	

کہ روزِ واقعہ پیشِ نگارِ خود باشم	چکار عمر نہ پیدا است با رآںِ اولیٰ
کا بودہ گشت خرقہ و لے پاکِ امنم	در حق من بدر دگشی ظنِ بد بسر
<p>من لافِ عقلِ میزِ نمِ ایں کارِ کسِ کم یک چند نیز خدمتِ مشوقِ وے کم با فیضِ لطفِ اوصدِ ایں نامہ طے کم با مدعیِ بگو کہ چو ترکِ وے کم روزِ مے خشنِ بہ دینم و تسلیمِ کم</p>	<p>حاشا کہ من بوسم گلِ ترکِ مے کسِ کم از قالِ و قیلِ مدرسہِ حالی دلم گرفت از نامہِ مسیباہِ تنرسم کہ روزِ حشر خاکِ مرا چو در ازلِ از مے شسته اند ایں جانِ عاریتِ کہ بہ حافظِ پیرِ دوست</p>
<p> حالیا مصالحتِ وقتِ در اں می بینم کہ کشم رختِ میخانہ و غوشِ بنشینم جامِ مے گیرم و از اہلِ ریا دور شوم یعنی از اہلِ جہاںِ پاکِ وے بگزینم من اگر رندِ خراباتم و گر حافظِ شہر ایں متاعم کہ تو می بینی و کمتر زینم </p>	

حجاب چہرہ جاں می شود غبار نسیم
 خوشاد سے کہ ازیں چہرہ پر دہ برنگیم
 چنین نفس نہ سرے من خوش الحان است
 روم بگلشن رضواں کہ مرغ آں چنم
 عیاں نشد کہ چرا آدم کجا بودم
 در بلخ و در دکه غافل ز کار غویشتم
 چگونہ طوف کنم در فضاے عالم قدس
 چو در سراچہ ترکیب تختہ بندتسم
 مرا کہ منظر حور است مسکن و ماوی
 چرا بکوئے خراباتیاں بود و طلسم
 بیا و ہستی حافظ نہ پیش او بردار
 کہ باد جو دتو کس نشود ز من کہ منم

ہذر کردم کہ گرایں غم بسر آید روزے
 سادہ میکدہ شادال و غزلخواں بروم

امید خواجہ حکیم بود بندگی تو کردم ہواے سلطنت بود خدمت تو گزیدم

<p>خیر تا از درِ مع خانہ کشادے طلبیم زادر اہِ حرم دوست نداریم مگر چون عنایتِ رانواں یافت گردد دلِ شاہ بر درِ مدرسہ تا چند نشینی حافظ</p>	<p>بر درِ دوست نشینم و مِدادے طلبیم بگداخی ز درِ میکدہ زادے طلبیم ما با مہدِ عنایتِ خاطرِ شاہے طلبیم خیر تا از درِ مع خانہ کشادے طلبیم</p>
<p>زرق و طامات بہا ز اخراجاتِ بریم چہکِ صبحی بدرِ پیرِ خراباتِ بریم از گشتِ نیشِ ہزند ان مکافاتِ بریم بے خجالت کہ ازین صلتِ وفاتِ بریم دلقِ شہینہ و سجادہ بطاماتِ بریم تا بختِ نہ ہنساہ از ہمہ آفاتِ بریم حاجتِ آمل بہ کہ بر قاضیِ حاجتِ بریم</p>	<p>خیر تا خرقة صوفی بخراباتِ بریم تا ہمہ خلوتیاں جامِ صبوحی گیسند و رند در رہ ما خا بر ملاست ز اہد قدر وقت ارشاد دل و کارے کنند سوئے زندان قلندر برہ آورد سفر فتنہ می بارہ ازین طاقِ شترش بریز حافظ آہِ آہِ خیر خود بر درِ سفر</p>
<p>حاصلِ خرقة و سجادہ رواں در بازدم با خیالِ تو اگر بادِ گیسو پردازم چشمِ تروا من اگر فاش نکردم بازدم با چوئے از لب خود یک نفسی بنوازم</p>	<p>در خراباتِ مغال گر گذر افتد بازدم صحبتِ سحر خواہم کہ بود عینِ قصور سر سوئے تو در سینہ باندے پنہاں بچو بچو کہ بنا را در دہدہ کارم دلم</p>

	<p>در خرابا ست مفاں نذر خدا می بینم دیں عجب ہیں کہ چہ نورے ز کجای بینم کیست دردی کش این میکده باز کہ درش قبلہ حاجت و محراب دعا می بینم جلوہ بر من مفروش اے ملک اسحاج کہ تو خانہ می بینی و من خانہ خدا می بینم دوستان عیب نظر بازی حافظ بکنید کہ من اور از محبان خدا می بینم</p>	
گفتہ خواہد شد بدستان نیز ہم	داستان در پردہ می گوئی و لے	
آ پنجا نم کہ بر نیچی دندان بازم	گفتہ بودی کہ خبر ده کہ بہ بحر چونی	
	<p>عاشق و رندم و میخوارہ با و از بند این مہم منصب ازاں شوق پریش دارم حافظا چوں غم و شادی جہاں در گذر است بہتر آنست کہ من خاطر خود خوش دارم</p>	

	<p>نیست در کس کرم و وقت طرب می گردد چاره آنست که سجاده بجای بفرودشیم</p>	
<p>از نبات خودم این نکته خوش آمد که بجور بر سر کوئے تو از پائے طلب نشستم</p>		
	<p>حافظا تکیه بر ایام چسبیده است و خطا من چرا عشرت امروز بفر دافس گنم</p>	
<p>نقشے بیاد خط تو بر آب میزدم فالے بچشم و گوش دریں باب میزدم میگفتم این سر و دمی تاب میزدم بر نام عمر و دولت اعیاب میزدم</p>		<p>دی شب لیل اشک ره خواب میزدم چشم بروئے ساقی و گوشتم بقول جنگ ساتی بصورت این غلام کاسه می گرفت خوش بود وقت حافظ و قال مراد کام</p>
<p>روز عید است و من امروز درین تدبیرم که دهم حال سخی روزه و ساغر گیم پند سیرانه دهد و اعظم شهرم لیکن من نه آنم که دگر پند کسی به پذیرم</p>		

	می کشیدم و سجاده تقوی بزدوش آه اگر خلق شوند آگه ازین تزویرم خلق گویند که حافظ سخن پیر نبوش سا بخورده میم امروز به از صد پیرم	
	حاش بشد که حساب روز حشرم با کس نیست قال فردا میزنم امروز عشرت می کنم	
که از بالا بلندال شد مبارم که زویر مردم آزاری ندارم چه باشد شکر لغت می گذارم	ز دست کوته خود زیر بارم من از بازوای خود دارم بیهوش اگر گفتم دعا می فرودشان	
نار بنیاد کن تا نه گنی بنیادم من ازان روز که در بند تو ام آزادم	تلف بر باد مده نماند بی بر بادم حافظ از جور تو حاشا که بنالد روزگارم	
	نقش مستوری وستی نه بدست من و لست انچه استاد ازل گفت بکن آن کردم	

<p>که لطف آب حیات از بیایه می جویم مرید مہبت در دی کشتان خوش خویم چنانکه پرورش می دهند می رویم خدا گواست بهر جا که هست با اویم که من نه منتقد مرد عافیت جویم</p>	<p>سرم خوش است و بیایگ بلند می گویم عیوس ز ہد بوجہ خمار تنشیند کمن درین جنم سرزنش بخود روی تو خالق و خرابات در میانہ مبین نصیحت چہ کنی ناصحا چو می دانی</p>
<p>اگرش ہم سر زلفت تو ز بجز کنم دل و دین را ہمہ در بارم و تو فر کنم من نہ آنم کہ دگر گوش بہ نذر ویر کنم چونکہ تقدیر چنین بود چہ ند بہر کنم</p>	<p>دل دیوانہ ازاں شد کہ پذیرد درماں کہ بدانم کہ وصال تو بدین دست دہم دور شد از پریم اسے و اعطافسانہ گو نیست امکان خلاص از غم او و لحاظ</p>
<p>صوفی بیا کہ حشرۃ سالوس پر کشیم دین دلق زرق را خط بطلال سبر کشیم تہ و فتوح صومعہ در دجہ می دہیم دلق ریا باب خرابات بر کشیم ستر قضا کہ در تنق غیب منزوی است مستانہ اسن نقاب در خسارہ بر کشیم</p>	

	<p>فردا اگر نه روضه رضواں با دهمت غلمان ز غرضه حور رجنبت بدر کشیم حافظه حدیثت چنین لا فناء دن پا از گلیم خویش چرا بیشتر کشیم</p>	
<p>تا بدانی که بچندین صفت آورده ام</p>	<p>عاشق درند و نظر باز می گویم فاش</p>	
<p>مانندت سلطنت نه به باز و نهاده ایم زینها به خاک کوسه تو مار و نهاده ایم چشمه برآں دو نرگس جاد و نهاده ایم در راه جام و ساقی نه رو نهاده ایم در راه یار سلسله گیسو نهاده ایم پیوسته بر دو گوشه ابر و نهاده ایم</p>	<p>مالک عافیت نه به لشکر گرفته ایم طاق و رواق مدرسه و قیل و قال فضل عمر نه گذشت و ما بامید اشارت ما موس چند ساله اجب را و بیک نام ایدل به عیش کوش که نقد عقل و هوش فرات اشارت که دو چشمه مسبد</p>	
<p>دو اش جز می چو از غواں نمی بینم که در مشایخ شهر این نشان نمی بینم چرا که طالع وقت آینه نا نمی بینم</p>	<p>غم زمانه که همیشه کراں نمی بینم نشان مرد خدا عاشقی است با خود ز آفتاب قبح از تفرع عیش بگریز</p>	

<p> ناشی گوئی دگفتہ خود دلش آدم غایر گشتن قدیم چه دیم مشحون من ملک بودم و فردوس این عالم بود سایه طوبی و دیکری حد و لب و حق کو کب تخت مرا هیچ محرم نشد تخت </p>	<p> بند و عشقم و از هر دو جمال آرزو که درین دایره حادثه چوں افتاد آدم آورد درین دیر خواب آیدم به واسطه سرگشته تو برخت از یادم یارب از ما دگر گیتی بیج طالع و آدم </p>
---	---

حقه شیر منال دارم و قویست قدیم
که حرام است می آں ما که تیرا هست و ندیم
چاک و اہم زدن آیں دلق ریائی چه کنم
روح را صحبت با جنس عذاب است ایتم
حکمر میبود خود ایدل زده دیکر کشتن
درو عاشق نه شوق یہ تر دوا کئے حکم
دولت حضرت اندو کہ با خود بہ برمی
کہ نصیب دگراں است نصیب زروسیم

<p>گرازیں منزل غربت بسوئے خانہ روم</p>	<p>اندو گردم کہ ہم اندر اہ بے خانہ روم</p>
--	--

<p>گرچہ از آتش دل چوں خیمے درخشم حاش لشکہ نیم معقد طاعت خویش هست امیدم کہ علی الرغم عدد روز جزا پدرم روضہ رضواں بدو گندم بفرست خرقہ پوشی من از غایت دینداری نسبت</p>	<p>مہر بلب زدہ غول میخورم و خاموشم اینقدر مہست کہ گہ گہ قدرے می نوشم فیض عفویش نہ ہد بار نہ بردوشم ماخلقت ہاشم اگر من بجای نفروشم پردہ بر سر صد عیب نہاں می پوشم</p>
<p>گرچہ افتاد زلفش گرہے در کارم</p>	<p>ہیچناں چشم کشاد از کرشمی دارم</p>
<p>دارم حافظ بگو کہ باز دہند</p>	<p>کردہ اعتراف و ماگوہیم</p>
<p>گر من از سر زلفش مدعیان اندیشم زہد رندان تو آموختہ راہ بندیش من اگر ندیم و گر شیخ چہ کارم باکس</p>	<p>شیوہ مستی و رندی نرود از پیشم من کہ بدنام ہما نم چہ صلاح اندیشم حافظ را ز خود و عارف وقت خوشم</p>
<p>با بر آیم شبے دست و دعا بکنیم آنکہ بچرم رنجید و بہ تیغ زد و رفت دلم نہ پردہ بشد حافظ خوش لہجہ کجاست</p>	<p>غم ہجران ترا چارہ ز جاسے بکنیم با ترس آری خدا را کہ عفاے بکنیم تا بقول و غزلش ساز و نوای بکنیم</p>

<p>ہمراز عشق و ہم نفس جام بادہ ایم ما آں شقایقیم کہ با دل غ زاده ایم گو بادہ صاف کن کہ بعد ز این تہا ہم</p>	<p>ما سرخشان مست دل از دست دادہ ایم اے گل تو دوشن جام صبحی کشیدہ بیر مغال ز توبہ ما گر لول شد</p>
<p>اوقات دنیا در رہ جانانہ نہادیم از روی صفا بر لب جانانہ نہادیم</p>	<p>ما و روی سحر بر در سے خانہ نہادیم آں بوسہ کہ ز اہد ز پیش داد بہا دست</p>
<p>از بد حادثہ اینجا بہ پشام آمدہ ایم</p>	<p>ما بریں ورنہ پے حشت جاہ آمدہ ایم</p>
<p>خود غلط بود اینجا ہم پنداشتیم ما محصل بر کسے نگماشتیم</p>	<p>ما زیاراں چشم پاری داشتیم گفت خود ادسی بہا دل حافظیم</p>
<p>عیب درویش و تو نگہ کم و بیش بد است کار بہ مصاحبت آنست کہ مطلق نکینم گر بہے گفت حسودے و رفیقہ رنجید گو تو خوش باش کہ ما گوش بہ حق نکینم</p>	

حافظ ارخصم خطا گفت نیکویم برو
در سخن گفت جدال با سخن حق نه کنیم

مرا عهد لیسیت با جاناں که تا جاں در بدن دارم
ہوا داری کوبش را چو جانِ غولِ شتن دارم
مرا در خانہٗ سر لیسیت کاندہ رسایہٗ قدش
خزانہ از سر و لب تازی و شمشاد چمن دارم
خدا را اسے رفیق امشب ز طئے دیدہ برم
کہ من بالعل خاموشش نہانی یک سخن دارم
گرم صدر شکر از خواں بقصد دل کمین سازند
بجھارت و المنتہ بتے لشکر شکن دارم
الا اسے پیر فرزانہ مکن عیلم بہ بینانہ
کہ من در ترک پیمانہ دل سپارم
بر بندہ شہر شدہ حافظ پس چندین رع
چہ عم دارم چو در عالم امین الدین جن دارم

ہر چہ آغاز نہ ار نہ پذیرد انجام

ماحولے من و مشوق مرا پایاں نسبت

<p>روا مدار کہ محروم از آستاناں برویم کہ ہر چہ رائے تو باشد جز این آن یویم</p>	<p>گدائے کوئے نمایم و حاجتے داریم گو کہ حافظ ایزد بر وبر آخدا</p>
<p>ز کا تم دہ کہ مسکین و فقیر م کہ رو ز غم بجز ساغر نہ گیسدم</p>	<p>نصاب حسن در حد کمال است قرائے کردہ ام بامیفر و شال</p>
<p>طاہر قدسم و از دام جہاں بر خیزم از سر خواجگی کون و مکان بر خیزم بر جفاے فلک و جور زماں بر خیزم</p>	<p>تردہ واصل تو کو کز سر جہاں بر خیزم بولائے تو کہ گر بندہ خویشم خوانی تو بندار کہ از خاک سر کوئے تو من</p>
<p>صد بار تو بہ کردم و دیگر غنی کنم با خاک کوئی دوست برابر غنی کنم مکر دم اشارتے و مکر غنی کنم گفتم گو کہ گوشش بہر غنی کنم مخدوم ار حال تو باور غنی کنم نازد و کرشمہ بر سر مہر غنی کنم</p>	<p>من ترک عشق بازی و ساغر غنی کنم باغ بہشت و سایطوبی و قصر حمد نہیقن و در سلال نظر یک اشارت شیم بہ طہر گفت حرام است حوز پیر منال حکایت معقول می کند ایں تقویم بس است کہ چو اعطان شہر</p>

<p>انگوٹھ بچھیت کہ دو پہاڑ در کشم</p>	<p>گنتی ز سجد ازل نکتہ بگوئی</p>
<p>لطیفی کنی استغلب دست تلخ سرم کہ سن ایں طنز برقیان تو سرگورم</p>	<p>من کہ باشم کہ بر آں خاطر عالم کرم دلبر بندہ نوازیت کہ آموخت بگو</p>
<p>محسب دہندگتن ایں کار با کتر کنم کے طبع جو گرویش گردوں بدوں بد کنم وعدہ فرداے زہد را جسو بیاور کنم چوں صافتا دم چرا اندیشہ دیگر کنم تا عودے خواہم و اندیشہ دیگر کنم</p>	<p>من نہ آں وزدم کہ ترک شاہد و ساغر کنم من کہ دلم جگہ ی گنج سلطانی بدست من کہ ارفتم ہر شست نقد ملل می شود شیوہ بندی نہ لائق بود و قسم رلوے زہد و قتل چہ سودا نیست حال چہ شد</p>
<p>بر غنمائے مطلب خود کا مراں شد ہر چند ایں خین شد دم و آن چنان شد کز ساکنان در گہ پریشان شد</p>	<p>شکر خدا کہ بر چہ طلب کردم تر قضا مقت و الم بحر قیامت ی کند آں روز بر دم دیر معنی کشادہ شد</p>
<p>اگر بر تیز زاد دستم کہ با دلدار نشینم از جام وصل سے نوشم ز باغ حسن گل چینم</p>	

مگر دیوانہ خواہم شد دریں سودا کہ شب تا روز
 سخن باکامی گویم پری در خواب می بینم
 چو مهر خاکے که باد آورده فیض بود و انعام
 ز حال بنده یاد آور که خدنگار دیر نسیم
 نه هر کوفتش نظی ز دکامش دلبند بر آمد
 تدرو طرف می گیرم که چالاک دست شایم
 رموز عشق و سر مستی زمین بشوئه از حلقه
 که با جام و قدح هر شب حریف با فیر و نیم

همه آفاق بر از فتنه و شرمی بینم
 مشکل این است که هر روز تبری بینم
 قوت و ناما همه از خون جگر می بینم
 طوق زبیرم همه در گردن خرمی بینم

این چه شورسیت که در دور قمری بینم
 هر کس روزی می طلبد از ایام
 اهلماں را همه شربت زنگار و فتنه است
 اسپه تازی شده مجروح بر زیر پالان

صلاح از اچمی جوئی که ستاں ره می بینم
 بد و زگرست سلامت را دعا نفیتم

	در میخانه را بکشتا که هیچ از خانقاه نکشود گرت با و بود ورنه سخن این بود ما گفتیم	
	هر چند آس آرام دل دائم نه بخشد کام دل نفس خیالی محی کشم فال دوائی می زخم	
۱۱	۱۲	۱۳
	با آنکه از خود غایبم و ز می چو حافظ تا به نیم در مجلس روحانیان که گاه جلوس میزنم	
بر دوائی طبیبم از سر که خبر ز سر ندارم ز رستگاری کنند زیور ز رستگاری نشنند و پیر دگر مگو که خواهم که ز درگست هراهم	بجزار با کتم جاں که ز جاں خبر ندارم من بینوا ای مسطر چه کنم که ز رند دارم نوبرین دمن برانم که دل از تو بر ندارم	
	این	
اے نوچشم من سخن هست با گوش کن پیران سخن به بحر به گفتند گفت بشیخ و خرقه لذت مستی بخشید	تا ساخت پراست نبوشان و نوش کن هاں اے سپهر که پیر شوی بند گوش کن بمست درین عالم لب می فروش کن	

ساقی کہ جامت رنے صافی تھی مباد	چشم غنایتے بمن درو نوشش کن
گوشہ گیران انتظار جو وہ خوش سی کنند بر شکن حرکت کلاہد برقع از رخ بر فلکن	
یاد شدگان جو رو چہ آب کے آخر	آہنگ و فائز کب جفا بہر خدا کن
چند آنکہ گفتیم - غم با طیبیاں آں گل کہ ہر دم درد است خلد است مادر دہنہار یا یا ر گفتیم یا رب اماں وہ تا باز بیند فرج محبت بر مہر خود نیست اے منم آخر بر خوان وصلت عافظ گشتے رسوے گیتی	در ماں نہ کردند مسکین غریباں گو شرم بادست از عند لیبیاں توہں نہفتن درد از طیبیاں چشم مجاہد روے وجیباں یا رب مباد اکام رقیباں بچند ہاشم زبے قصیباں گر می شنیدے پسند ادیباں
خدا را کم نشیں با خرقہ پوشاں دریں عوفی و شاں دردے تدبیرم	رخ از زندان بے سامان کھشاں کہ صافی باد عیش و روضہ شاں

دانی که چسبیت دولتت دیر اریار دیدن
در کوسے او گدائی بر خضر دی گز پیرن
از جاں طمع بریدن آساں بود و لیکن
از دوستان جانی مشکل توان بریدن

منی گوید کسے بروجه احسن

چو حافظ ماجرای عشقبا زی

دماغ مجلس روحانیاں معطر کن
عوا لیتیم بدال نعل پیچو شکر کن
کرشمه بر سمن دماند بر صنوبر کن
بیک کرشمه صوفی و شتم تلندر کن
تو کار خود مدد از دست او میسنور کن
پیا له پیمائش گو دماغ را تر کن
ز کار ما که کئی شعر حافظ را بر کن

ز در آو شبستان مامور کن
طع بنقد وصال تو بند ما بنود
چو شاهان چین زبردست حق تواند
ازین مرغ پستیمه تنگ در تنگم
فضول نفس حکایت بے کند ساقی
و گر فتهم لفیضت کند که می مخورید
پس از ملا دست عیش و عشق مهر وایں

دامن دوست بدست آرد دشمن بگل

مرد بزدان شود این گذرا از اهرمنان

پیر چنانہ کنش ماکہ روانش خوشش با :
گفت پرہیز کن از صحبت پیاں شکناں

خلاف مذہب آماں جالی اینان ہیں
در از دستی این کوتہ آستیناں ہیں
دماغ کبر گدایان خوشہ چیناں ہیں
نیاز اہل دل و نازنا زیناں ہیں
ضمیر عاقبت اندیش پیش بیناں ہیں
صفا کے حبت پاکان دپا کدیناں ہیں

شراب لعل کش و روچہ چیناں ہیں
بزیر دہن طبع کندہا دارند
بحرین دو جہاں سرفردنی آرند
گرہ ز ابروئے پُرچیں نمی کشاید یار
اسیر عشق شدن چارہ خلص نیست
عبار خاطر حافظ بہ برد صیقل عشق

دور فلک ذنگ ندارد شتاب کن
مار از جام بادہ گلگوں خراب کن
گر برگ عیش می طلبی ترک خواب کن
با ما بجام بادہ صافی خطاب کن
برخیزد و کی عزم بکار صواب کن

صبح است ساقیا قدحے پر شراب کن
زاں پشتیر کہ عالم فانی شود متہراب
خورشید سے زمشرقی ساغر طبع کرد
مأمرد زہد و توبہ و طامات نیستیم
کار صواب بادہ پرستی است حافظا

باہر دالِ دوتا قوس مشتری بشکن

پتا ہواں نظر شیر آفتاب بگیر

<p>یہی کہ رخ چویش و جہانے خواب کُن بادشمان قدر کش و با اعتبار کُن</p>	<p>گلبرگ راز سنبل مشکین نقاب کن مانجنت خوبین و خوں تیرا زمودہ ایم</p>
<p>پدہست را بغیر ساقی حوالہ کُن عسلے بر آر و توبہ پنهان و سالہ کُن</p>	<p>ما سرخوشیم و بادہ مادر پیالہ کُن اے پیر خائفہ بخرابا ست شودے</p>
<p>منم کہ دیدہ نیالادہ اتم بد بدین کہ در طریقت ماکا فریست و بخیدن کہ و عطا بے عمال و اجبت آشنیدن کہ دست زہد فروشاں خطا آشنیدن</p>	<p>منم کہ شہرہ شہرم لہشوق و زردین وفا کنیم و ملامت کشیم و خوش ہشیم عناں بملکہ خواہیم تا رفت زین مجلس مخوش جز لب مشوق و جام مے حاقظ</p>
<p>بجراں بلائے باشد یا رب بلا بگواں بر سر کلاہ لشکن در بر قبا بہ گواں مگر نیست رضاے حکم تنفا بگواں</p>	<p>می سوزم از فراق و راز جفا بگواں یغمائے عقل و دین را بیرون خرام ہست حافظ زخوبرویاں منت جز این قدر نیست</p>
<p>گفتم اے خواجہ عاقل تیرے بہتر ازین</p>	<p>تا محم گفت کہ جز غم چہ ہزار د عشق</p>

اعتبار سخن عام چه خواهد بود	باد خور غم خور و پند مقلد بشنود
و	
اے دست و حسن سخن باگد ابلو گو در حضور پیرمین این ماجرا ابلو سے نوش و ترک کئے رفتی برائے خدا ابلو	در راه عشق فرق غنی و فقیر نیست آن نکس کہ منع مانده خراباست می کند حافظ اگرست، پیمایس ادرامہ و چند
خورشید سایہ پر و طرف کناہ تو از دل نیایدش کہ نویسد گناہ تو ما بحرم و آستانہ دولت یسناہ تو	اے خوبہائے ناتہ چین خاک راہ تو خوفم بخور کہ پیچ مکابہ چین جال باران ہم نشین ہمہ از ہم جدا شدند
زینبت تلخ و گیس از تو ہر والا سے تو جرعہ بود از زلال جادہ جان فزائے تو راز کس مخفی ماند بر فروغ رازے تو	اے قبائے پادشاہی دست پر بالاکو چند اسکندر حلق کرد و نہ ادش روزگار عز حجابت در جہم حرمست مخراج نیست
کہ نیست در سر من جز ہوسے نہایت بیار بادہ کہ مست ظرم بر حمت ار فرن بپاسے کہ معلو نیستیت	بجان پیر خراباست دقت صحبت تو بہشت اگرچہ نہ جلے نما انگاران است بر آستانہ سے نہ در گمر سے بینی

<p>کشت محبت و زهدیست بنام قاضی کوشید و قهر دولت او مگر خاک خرابات بود و طرقت او</p>	<p>من بچشم خوارت نگاه بر من مست نمی کند دل من سیل زده و توبه دے دام خرقه و حافظ باده در گدست</p>
<p>نه و کلام</p>	<p>خرق زده و جام می گوچه نه در خود نیست این نفس نیز هم در طلب جنای تو منکه لیل گشته از نفس خورشیدها قال و مقال علی سی کشم لایزال تو دلن گدای عشق را گنج بدو براسقین زود به مصلحت برسد هر که بود گدای تو</p>
	<p>کبردار ایلی هیو معده ام کو دے پرست ایں ده دیں گدایه من شد سیاه اندو آخر دیں خیال یہ داره گدایه شهر روزه شود که یاد کند پادشاه اندو</p>
<p>از ماه ابرو الی منت شرم نمیدارد</p>	<p>مختار بروں شدی بهما شمس و ماه نو</p>

ساقی بیا رها ده که رمزے گویمیت	از سیر اختران کهن سال و ماه تو
شکل بلال هر سر رمه می دهد نشان	از افسر سیاهک طرفت کلاه گو

مزرع سبز فلک دیدم و داس سر نو
 یادم از کشته خود آمد و تنگام درد
 بجهیه بر اختر شبرگردن کاین عیار
 تاج کاؤس ر بود و کمر یخسار
 گردوی پاک و مجرد چو مسیحا به فلک
 از فرغ تو بخورشید رسد صد پر تو
 آسمان گو مفروش این عظمت کاند عشق
 خرمن بحر خوشه پر وین بد و جو
 آتش ذرق وریا خرمن دین خواهد سوخت
 حافظ این خرقة پشمینه هیند از دبر و

گفتی سخن در بابا یا رباید گفت	اے کاش تو انستم گفتن سخن با او
استاد غزل سعدی است پیش هر کس آ	دل و سخن حافظ طرز سخن خا جو

	<p>مطرب خوش نوا بگو تا زہ بتا زہ نوبہ نو بادہ دکلشا بگو تا زہ بتا زہ نوبہ نو باصنئے چو لختے خوش تیشیں بہ خلوتے یوسہ ستاں بکام از و تا زہ بتا زہ نوبہ نو بر زحیات کے خوری گرنہ مدام مے خوری بادہ بخور بیا دو تا زہ بتا زہ نوبہ نو</p>	
	<p>۵</p>	
<p>مانند چشم مسندت چشمے جہاں ندیدہ گیتی نشان نداده ایز دنیا عربہ سجادہ ترک دادہ پیمانہ در کشیدہ کہ این کیس کشادہ کہ آں کمال کشیدہ آدم کہ ہمارے شیریں مائے ہمسار</p>		<p>اے از فروغ رویت روشن چراغ دیدہ باجوں تو نازینے سرتا بیا لطافت ہر ز اہرے کہ دیدہ یا قوتی نہ زندہ در فصد خون عاشق ابرو و چشم شہوت گر بہم نہی لب یا ہم حیات باقی</p>

<p>آرام جان و مونسِ قلبِ مریدہ معدور دارست کہ تو اور اندیدہ بیش از کلیم خویش مگر پاکشیدہ</p>	<p>از من جدا شد کہ تو آمدی دیدہ منم ز عشق او کنی اے مفتی زماں دہیں سرزنش کہ کرد ترا دوست حافظ</p>
<p>فرصت باد کہ دیوانہ نواز آمدہ چوں بہر پسیدن اربابِ نیاز آمدہ کشتہ غمرہ خود را بہ نماز آمدہ مگر از مذہبِ این طائفہ باز آمدہ</p>	<p>ایک با سلسلہ زلف دراز آمدہ ساعتی ما ز مفرما و بگرداں عادت آفرین بردل نرم تو کہ از بہر ثواب گفت حافظ اگرست خرقہ شرب آلودہ</p>
<p>فنا دور سر حاقط ہواے میخانہ</p>	<p>حدیثِ مدبرہ و خانقاہِ مگوئے کہ باز</p>
<p>مگر تو عفو کنی ورنہ چسیت عذرا گناہ</p>	<p>منم کہ بے توفیق میزنم زہے مجلت</p>
<p>دامن کشاں بھی شد در شرب ز کشتیدہ صدماہر و ز شکش جیبِ قصب دیدہ از تاب آتشِ مے برگرد عارضِ خوئے چون قطر ہائے شبنم بر برگ گل چکیدہ</p>	

<p>شمشاد خوش خرامش از تان پروریده یارب که مدعی را باد از باں بریده پازا که توبه کردیم از گفته و شنیده</p>	<p>یا قوت جانفزایش از آب لطف زاده هر بگو گفت دشمن مدعی ما شنیدی گر خاطر شریفش ریخته شد ز حافظ</p>
<p>نشسته پیر و صلائے بشیخ و شاب زده ولے ز طرف کلاه خیمه بر سحاب زده که خفته تو در آغوش بخت خواب زده هنر اصف زو عاباے مستجاب زده</p>	<p>در سرای مغان رفته بود و آب زده بند کشاں همه در بند گیش بسته کمر وصال دولت بیدار تر سمت ندیدند بیا بیکده حافظ که بر تو عرضه کنم</p>
<p>دوش رفتم بدر میکه خواب آلوده خرقه تر دامن و سجاده شراب آلوده آشنا یان ره عشق دین بحر عمیق خرقه گشتند و نه گشتند به آب آلوده آه زین لطف باغ و عتاب آلوده</p>	<p>گفت حافظ بزد کنه بیاباں مفروض سحر گاهان چو مخور شبانه ندادم عقل را زاده ره از سیه نه بندی را ز ایناں طرفی کمر دار گر رفتم بادد با چنگ و چندان بشهر مستیش کردم روانه اگر خود را به بینی در میسان</p>

<p>که غنقا را بلند است آشیانه خیال آب و گل در ره بهانه ازین دریای ناپیدا گران که تحقیقش هنون است و فسانه</p>	<p>روایت دایم بر مرغ دیگر نه ندیم و مطرب دساقی همه دست بره گزنی می تا خوش بر آیم وجود ما سحایست حافظ</p>
<p>هنگام گل که دیده بے قیاس ساقی پیایه ده تادل شود کشاده گر ناشتی طرب کن با ساقیان ساده</p>	<p>عید است و موسیقی ساقی بیاراده نیز زهد پیاسانی بگرفت خاصر این یک دور و دیگر گل را غنیمت دال</p>
<p>کارم بکام است اکمل الله پیران جاهل شیخان گمراه وز فعل عابد استغفر الله سر بر ندارم از خاک درگاه صبر نه خدا خواه صبر نه خدا خواه صلو فی ندانند این رسم دین راه ان وصل جاناں صد کوشش الله در دشت سبانه درس سحرگاه</p>	<p>عیشتم مرا ماست از لعل دلخواه مارا مستی افسانه کردند از قول زاهد کردیم توبه رو بر نثاریم از راه خدمت از صبر عاشق خوش تر نباشد دلن ملیح ز ناز راه است دیشب برویش خوش بود و قتم شوق رخت برد از یاد حافظ</p>

<p>گرتیج بارد در کوئے آں ماه من رنبد و عاشق آنگاه تو به آین تقوی مانیز دایم ما شیخ دزدان کمر سشنا ایم حافظ بود ز بنگر ز بیدل</p>	<p>گردن نهادیم الحکم شد استغفر شد - استغفر شد اما چه چاره با بختی گمراه یا حجام یا ده یا قند کینه گرمی شنیده پند بگو خنده</p>
	<p>لنصیب من چو خراب است کرد - است دریں میان بوز ابد مرا چه گناه کسی که در از لش جامے نصیب افتاد چرا محبت نکند این گناه را در خواہ بگو ز ابد سالوس و خرقه پوش و دور و که دست ترق دراز است و آستین گزاف</p>
ق	
	<p>تو خرقه را ز برائے ہوا ہمی پوشی کہ تا بزرق بری بندگان حق از راه</p>

	<p>مراد من ز خرابات چونکه محل شد دلم ز مدرسه و خانقاه گشت سیاه برو گدائے درم گدائے شد حافظ تو این مراد نیابی بگمبسته الله</p>	
<p>خداوند مرا آئی ده که آں به که راز دوست از دشمن نمای بحکم آں که دولت جاوداں به که این سبب ز رخ زال بوئناں که آخر کشفولین تا تو اں به که راز پیر از بخت جاواں به ولیکن گفته حافظ ازاں به</p>	ی	<p>وصال از عمر جاوداں به بیششیرم ز دو پاکس نه گفتم دلا دلم گدائے کوئے ادبش بخلم ز اهدا دعوت مفرمائے خدا را از طبیب من به پر سبید جو انا سر متاب از پند پیراں سخن اندر دوا این دوست گوهر</p>
<p>یار سیدت چو حورے و سرایے چو بشته حیف است ز خو بجکه شود عاشق بشته</p>		<p>آرزویش نقداست کسے را که درین جا تا که غم دنیائے دنی ایدل ناداں</p>

چو سلبِ درِ غش آست نظم شعر تو حافظ
کہ گاہ لطف سبق می برد ز نظم انظامی

آنکوں کہ زنگل باز چین شد چو ہیبت
گر محتسب بر کدوے بادہ زند سنگ
جہل من و علم تو فلک راجہ تفاوت
زابد گنم نیہ حکایت کہ یہ نقد
بر خاک رہو خواجه کہ ابوان کمال است

ساقی مے گلگون بلب لب بر لب کشته
لبکن تو کدوے سیراد نیز بخشتے
آنرا کہ بصیرت چہ جو کدوے زشتی
تر کے است چو حوریت و سر کچہ ہیبت
گر بالش ز زنیست بسا دیم بخشتے

اے یاد نسیم یا ردا ردا ردا
روزے برسی بوصل حافظ

زاں نفخہ مشکبار داری
گر طاقب انتظار داری

اے بے خبر کوش کہ حساب خبر شوی
در کتب حقائق پیش ادیب عشق
گرد و عشق حق بدل و جانمیت یافت
از پلے تا سرت ہمہ ز رخ برداشت
گرد مریت ہوئے وصال است حافظ

تا راہ ہیں نباشی کے راہ بر شوخی
یاں اے سپر کوثر نہ روز بد شوخی
باشد کہ آفتاب سیر افکد خورشید شوخی
در راہ ذوالجلال چہ بے یاد شوخی
باید کہ خاک درگاہ اہل بصیر شوخی

<p>دل بے تو بجاں آمد وقت بہت کہ یارائی وے یاد تو ام مونس در گوشہ تنہائی کز دست بخوار شد پایں تسکینائی دریا رب ضعیفاں را در وقت توانائی لطف آنچه تو اندیشی حکم آنچه تو فرمانی کفر است دیں مذہب خود بینی ذخیرائی رخسارہ کس نمود آں شاد بہر جانی</p>	<p>اے باد شہرِ خواں داد از غم تنہائی اے درد تو ام درباں در بسزنا کامی مشتاقی و مہجوری دور از تو چنانم کرد دام گل این بہستان شاد اسب منی ماند در دارہ قہمت مانقہ پیر کا ریم فکر خود دور سے خود در عالمِ زندگی نیست یار بیکہ بیتاں گفت این نکتہ کہ در عالم</p>
<p>در فکریت تو پنہاں صد حکمت آہی مارا چگونہ زبیرد عوائے بگینا ہی رنجش ز سبخت منہا باز آہنر خواہی</p>	<p>اے از رخ تو پیدانوارِ پادشاہی جلے کے برق عصیاں بر آدم صفی زہ حافظ چو دوست از نو کہ گاہ می تو نام</p>
<p>ایدل آں بہ کہ خراب از مے گلگوس باشی بے زرد گنج بصد حشمت قاروں باشی در مقامے کہ صدارت بقیۃ الٰہ بخشند چشم دارم کہ بجاہ از ہمہ افز رہا باشی</p>	

<p>درخو و از گوهر جیشید و فریون باشی شرط اول قدم آنست که بمنوں باشی تا بچند از غم ایام جگر خوں باشی ایچ خوشدل نه پسندد که تو محزون باشی</p>	<p>سج شاهی طلبی جو مهر ذاتی بنما در ره منزل لیلے که خطر باست بجاں ساغر کوشت کن و جرعہ برا فلاک فشاں حافظ از فقر کن ناله که گر شعر اینیست</p>
<p>اسباب جمع داری و کارے نمی کنی بازے چنینی بدست و نیکارے نمی کنی در کارے رنگ و بوئے نگارے نمی کنی بیدل تو این مصلح باے نمی کنی که گلشنش نخل خارے نمی کنی</p>	<p>بیدل بگوئے عشق گذارے نمی کنی چو گمان کام و رکف و گوئے نمی کنی این خوں که سوچ میزند از جگر چرا گرد گیر این بجاں غم جاناں خریدہ اند ترسم کنیز چمن نه بری سستین گل</p>
<p>درب خضر ز نوش لیانت کبابیتے</p>	<p>اے قصه همیشه ز کویت حکایتے</p>
<p>مطف کردی سایه بر آفتاب انداختی حافظ خلوت نشین را در شراب انداختی</p>	<p>ایکے بر ۱۰۰ از خط مشکین نقاب انداختی از فریب نرگس محمود و چشم پرست</p>
<p>اگر ترا عشق نیست مغدوری</p>	<p>ایکے دایم بخویش مغدوری</p>

عاشقان را گواہ رنجوری	روئے زرد است و آه در آلود
شرط انصاف نباشد که بداند کنی قول صاحب غرضداشت تو اینها کنی از خدا جز من و معشوق نماند کنی	رنج ما را که تو ای بر دیک گوشه چشم نقل هر چه که از خلق کریمیت گویند بر تو گر علوه کند شاہد ما سے زاهد
جم وقت خودی از دست بجا بیداری توئی امروز درین شهر که نلے داری	اے که در کسے خرابات مستغفاری کلبے گر میطلبد از تو غریب چه شود
بند گال را ز بر غیش جدا میداری از که می نالی و فریاد چرا میداری کارنا کرده چه امید عطا میداری تو که زین طائفه امید وفا میداری	اے که بهجوری عشاق را می داری تو بتفسیر خود افتادی ازین در محروم ایدل خام طمع شرع ازین قصه بدار حافظا عادت خواباں بهجور هست و خفا
دین دفتر یعنی غرق می ناب اولی کایں قصه اگر گویم با چاک و ربا اولی رنده می بود سزا کی در عهد شباب اولی	این خرقه که من دارم در بر من شراب اولی من حال دل زاهد با خلق نخواهم گفت چو پیر شدی حافظ از میبکده بیرون بود

<p> با بیخبر میرد در پنج و خود پرستی بیمار سی اندر پس غم خوش تر ز تندرستی سهل است تلخی می در جنب ذوقِ مستی ای کوته آستیناں تلکے دراز دستی پاک فرال چه کار است گریستن نمی پرستی </p>	<p> با مدعی گویند اسرار عشق و مستی با صنعت و ناتوانی پچول نسیم خوش باش خار از چه جاں بکا بد گل عذراک بخواند صوفی پیالہ پیاز اہر قرابہ پر کن در حلقہ و منافق دوش آں پس چو خوش گفت </p>
<p> کہ حیف باشد دلا و غیر او تمنائے </p>	<p> قرآن و وصل چه باشد رضا و مست طلب </p>
<p> کہ دارم همچنای امید داری کہ مستی خوش تر است از ہوشیاری کہ کردم تو یہ از پد میز گاری </p>	<p> ہر روز اہد با مسی کہ داری مراد رشتہ و دیوانگاں گش بہ پرہیز از من اے صوفی بہ پرہیز </p>
<p> خوں خوری گر طلب روزی نہ ہادہ کنی حالیا فکر سب کو کن کہ پراز بادہ کنی عیش با آدمی پسند پر یز اوہ کنی اگر اسباب بزرگی چہ آمادہ کنی اے ہمایا عیش کہ با بخت خدا دادہ کنی </p>	<p> بشنوائیں نکتہ کہ خود را ز غم آزادہ کنی آخر الامر گل کو نہ گراں خواہی شد جہد شما کہ در ایام گل و عہد شباب بتکیہ برجائے بزرگماں نتوائں زد بگزاف کار خود گر بچند باز گذاری حافظ </p>

<p>عینِ ج کے گھٹت آخرا نہ و اے ملے بقولِ مہرِ سب در ساقی بفتوتی دوتی</p>	<p>بصوتِ بلبل و قمری اگر نوشی سے خزینہ داری میراثِ غارِ گانِ کفر است</p>
<p>بفراغِ دل زمانے نظر سے رہا ہر دے بہ ازاں کہ چترِ شاہی ہمہ روز دہائے ہوئے مکن اے صبا مشو مش سیرِ زلفِ آں پیریار کہ ہزار جانِ حافظ بھند اے سار دے</p>	
<p>بگرفتِ کارِ حسرت چورِ عشقِ من کما سے خوش باش نہ انکہ بنو دایں ہر دور از دے آندم کہ باتو با شتم یہ سانی ہست روز سے واندم کہ بے تو با شتم یک روز ہست نہ سے</p>	
<p>ایچو اند دوش در س - مقاماتِ ہفتوی ز تہار دل جہنمِ بد - باب - دینوی کہیں عیش نیست در غورِ اوزِ خسروی پیشیں کلاہِ غیش لبہ تلخِ خسروی</p>	<p>بلبل ز شلخِ سر و گلبارنگ پہنوی حبشید جز نکایتِ جامِ نہ جمالِ نبرد خوش فرس بوریاد گدائیِ خوابِ من در دیشتم و گدا و ہر بر - نخی کسٹم</p>

<p>مارا بکشت، یار با نفاسِ تنبیهی کاتِ نور چشم من بجز از کشته ندیدی کاشفته گشت طره دستارِ مولوی</p>	<p>این قصه عجیب شو از بختِ دارِ گون دمقان ساخورده چه خوش گفت با پسر ساتی مگر و طیفه حافظ ز باد داده</p>
<p>که حق صحبتِ دیرینه داری که با حکمِ خدائی کینه داری تو دانی خرقه پشمینه داری بفر آئے که اندر سینه داری</p>	<p>نمایا با گدایان کینه داری بر برندانِ گویا شیخِ هشدار خی ترسی ز آه آتشینم نمیدم خوشتر از شعر تو حافظ</p>
<p>که هم بیاده توان کرد دفعِ مخموری که آزمودم و سودے نداشتی مخموری دیبعِ آهنه زهد و صلاح دستور سی اگر تو عشقِ ندر سی برو که معذوری مگر بدانکه کشیده است محنتِ دوری</p>	<p>بیار باده و یازم رهاں زرنجوری ز سحر غره قنارِ خویش غره مباحش بیک قریب بدادم غنای خویش از دست بعشق زنده بود جانِ مردِ صاحبِ دل بهر کسے نتوان گفت رازِ دلِ حافظ</p>
	<p>بکش خجائے رقیباں مدام و دل خوش داری که سهل باشد اگر یار مهرباں داری</p>

تو مگر برب جوئے رہو بس نبشینی
صبر بر جو رقیباں چہ کنم گر نہ کنم
عجب از لطف تو اے گل کہ لبتنی اخا و
حیفم آید کہ خرامی بتما شائے چمن
گر امانت بسلامت بر برم با کے نیست
سخن بیغرض از بندہ فخلص لبش
نازینے جو تو پاکیزہ رخ و پاک نهاد

در نہ پر فتنہ کہ بینی ہمہ از خود بینی
عاشقاں را بنود چارہ بجز مسکینی
خامرا مصالحت وقت درانی بینی
کہ تو خوش تر ز گل و نازہ تر از نسیم
بیدی سہل بود گر بنو دے دینی
ایکے منظور بزرگان حقیقت بینی
بہتر آنست کہ با مردم بد نشینی

جاں فدائے تو کہ ہم جانی ہم جانی
سر سری از سر کوئے تو نیارم بخواست
خام را طافت پروانہ پر سوختہ نیست
قاش کردند رقیباں تو سر دل من
در خم زلف تو دیدم دل خود را روزے

ہر کہ شد خاک دلت رست ز سر گردانی
کا و دشوار نگیرند بدیں آسانی
نازکاں را ترسند شیوہ جاں افتانی
چند پوشیدہ بانہ خبر پہانی
گفتش چوئی و چوں میر ہی لے ز ندانی

ن

گفت آری چہ کنم گر نہ بری نرسک بن
راستی حد تو حافظ بنو و صحبت ما

ہر گدا را بنو و مرتبہ سلطانی
بس اگر بر سراں کوئے کئی سگانی

حافظ مقیم درگہ او با شمع و عیش کن
کاندہ رہشمت بہتر ازین گوشہ نیست جاے

چوں در چہانِ خوبی امروز کا بھجاری
شاید کہ عاشقانِ را کماے ز لبِ برآری
مانندہ ایم و عاجز تو خواہد و قفا در
گر میبشی بزورم و درمی گشتی بزار می
دوکانِ عاشقی را بسیار مایہ باید
دلہائے ہجو آتش چشماں رودباری
آخر ترجمہ کن بر حال زار حافظ
تا چند نا امید سی تا چند خاکسار سی

چہ بودے ارہول آٹ مہرباں بودے
کہ کارمانہ چین بودے ارچاں بودے
اگر نہ دائرہ عشق راہ بر بستے
چو نقطہ حافط بیدل دہاں میاں بودے

چہ تاسی کہ ز ستر اقدم ہمہ جانی	چہ صورتی کہ پہنچ آدمی نہ میانی
<p>نخو شتر از کوئے خرابات نباشد جائے مگر بہ پیرانہ سرم دست دہد بادائے بادب باش کہ ہرگز نہ تواند گفتن سخن دیر مگر برہمن دانائے رحم کن بر دل مجروح و خراب حافط زانکہ بہست از پے امروز یقین فردائے</p>	
<p>در کوئے عشق شوکت شاہی بخی خوند اقبال بندگی کن و دعوائے چاکری سلطان و فکر لشکر و سودائے تلج و گنج در دیش و امن خاطر و گنج قلندر سی یک حرف صوفیانہ بگویم اجازت است اسے نور دیدہ صلح بہ از جنگ داد و سی</p>	
<p>در ہمہ دیر مغال نیست چمن شیدائے خرقہ جائے گرد و بادہ و دفر جائے</p>	

کہ دہ ام تو پر بدستِ صنم بادہ فروش
 کہ دگرے غورم بے میخ بزم آرا سئے
 جو بہا بستہ ام از دیدہ بد اماں کہ مگر
 در کنارم نبشاند سہی بالائے
 نرگس از لاف ز داز شیوہ چشم تو مرغ
 ز دندانل نظر از پے تابیتائے
 ہیں حدیثم چہ خوش آمد کہ سحر گمی گفت
 بردر میکدہ باد تو دئے نرمائے
 مگر مسلمانی ہیں است کہ حافظ دارد
 آہ گراز پے امروز بود فرداے

فروخت یوسف مصری کبیریں ثمنے
 چرا بگردن حافظ بنی نبی رستے

ہر آنکہ کنج قناعت بگنج دنیا دار
 شیندہ ام کہ سگاں راقلا دہمی بندی

آپِ خضر نصیبہ اسکندر آمدے

فیض ازل بزورِ زرار آمدی بدست

دارد ہزار عجیب و ندارد نقصانے

حافظ مدار اسیدِ فرح از مدارِ چرخ

کیسہ بسم و زرت نیک بیا بد پر دا خفت
 زین تمنا کہ تو از سیمبرال می داری

زاں مے صاف کن و پخته شود هر خامے
 گرچه ماه رمضانست بیا و رجا مے
 روزه هر چند که همان عزیز است دلا
 رفتن مو پخته داں شدنش انعامے
 مرغ تریرک بدر صومعه اکون نہ پرد
 کہ نهاده است بر مجلس و غطف دلمے
 مگر از ناهید بد خوچه کنم رسم اینست
 که چو صبح بد در پیش افتد شامے
 کو حریفی که شب و روز مے صاف کشد
 بود آیا که کند یاد درد آشامے

طیب راه نشین در عشق نشاند
 برو بدست کن مے مرده دل میج دے

دوام عیش و تنعم نہ مشیوہ عشق است
اگر معاشر مائی بنوش جام غم
سر زائے قدر تو شاہا بہست حافظ بہست
بجز نیا ز مشیہ یاد عاے صبحدے

حافظ دگر چہ می طلی از نسیم دہر
مے می چشی و طرہ دلدار می کشی

ساقیا سایہ ابرست بہار و لب جوئے
بائے یگرنگی ازین قوم نیاید پر خیز
شکر ایزد کہ دگر بار سیدی بہ بہار
گفتی از حافظ ما بوائے ربانی آید

خدا شراب کوثر و حوراء برے ما بست
حافظ حدیث سحر فریب خوشست
دوام و زینر و لب مر وئے فجام مے
تا حدیثین و شام و باقصا روم ویرے

سحر بباد می گفت حدیث آرزو مندی
خطاب آمد کہ دانش شد بالطف خداوندی

قلم را آں زباں نبود کیم عشق گوید باز
 وراے حد تقریب است شرح آرزو و مندی
 دل اندر زلف لیلی بند و کار عشق مجنون
 که عاشق رازیای دارد مقالات خرد متکی
 دریں باد اگر سود است یاد ویش خرسند است
 خدا یا منعم که داں بد رویشی و خمر سندی
 ز شعر حافظ شیرازی گویند و می رقصد
 سپید چشمان کشمیری و نرکان سمرقندی

ن

سحر که رهروے در سر زینے
 که اے صوفی شراب آنگه بود صفا
 گرانگشت سیمانی نباشد
 درے خانہ بگشتا تا به پُرسم
 ہی گفت ایں معما با قرینے
 کہ در شب بيشه بماند ار لینے
 چہ خاصیت دهد نقش بگینے
 مالِ حالِ خود از پیش بینے

سحر مالت سے خانہ بد و لتو اہی
 گفت باز آئے کہ دیرینہ ایں درگاہی

پنجوچم جوئے کش کہ ز سب ملکوت
 پر تو جامِ جاں ہیں دہر ت آگاہی
 باگدایان در میکده اسے سالک راہ
 با ادب با من گرا از سر خدا آگاہی

ق

بر در میکده زندان قتلند رہا شدند
 کہ ستانند و دہند افسر شائشاہی
 حشمت زیر سر و ہوتا رک بہفت اختر لے
 دست قدرت نگرد منصب جہا جاہی
 اگر ت سلطنت فخر پختند اسے دل
 کمترین ملک تو از ماہ بود تا ماہی
 قطع این مرغلے ہمراہی خضر کن
 ظلمات است بترس از خطر گمراہی
 تو در فقر ندانی زدن از دست مدہ
 مسند خواجگی و مجلس تو را نشاہی
 اسے سکند نشین و نعم بیہودہ مخور
 کہ بخشد ترا آب حیات از شاہی

حافظ خام طبع شرعے ازیں قفصہ بدار
عملت چیسٹ کہ مرموش دو چہاں منجہبی

ز کوئے مفاں روگرداں کہ آنجہ
فروشند منہج مشککشائی
مے صد فی انگن کجا می فروشند
کہ در تاجم از دست زہر ریائی
مرا گر تو بگذاری اے نفس طامع
بسے پادشاہی کنم در گدائی
پیاموز مت کیمیا ئے سعادت
ز ہم صحبت بد خدائی خدائی
مکن حافظ از جوہر گردوں شکایت
چہ دانی تو اے بندہ کار خدائی

صدائے چنگ و نوشاوش ساقی
دلے گے گے سزاوار طلاق
بگلیا نگ جانا نِ عراقی

جوانی بازی آرد بیاد
عرد سی بس خوشی اے دختر رز
خرد در زندہ رود اندازوے نوش

اَمَّ بَانِي الشَّيْبِ مِّنْ كُلِّ الْعَدَّ اَمَّ اِي
سَوَى تَقْيِيلِ خَدَّ اَوْ اَعْتِنَا قِي

در طریق عشقا ز می امن و آسائش خطا است
ریش باد آں دل که با در و تو جوید بر می
اہل کام و ناز را در کوئے رنزاں راه نیست
رہروئے بایہ جہاں سوزے نہ خاموشی

شہر نیست بجز طربقاں از ہر طرف نگاہے
یاراں صلائے عشق است گری کنیکارے
مے بغیش است بشتاب و قفس خوش است دیا
سلے دگر کہ دارد امید نو بہارے
چوں این گرہ کشایم دیں راز و انہایم
دردے و صعبا دردے۔ کاری و سختی

صبا تو نکست آں زلف مشکبو دار می
بیادگار بمانی کہ پوسے او دار می

نوائے بلبلت اے گل کجا پسند آفتد
 کہ گوش ہوش برغان ہرزہ گو داری
 دعا شن گفتم و خداں بزیربلبل میگفت
 کہ کیستی تو و با ما چہ گفتگو داری
 بے کنج مدرسہ حافظ مجھے گو ہر عشق
 قدم بردن تر اگر میل جستجو داری

ساقی ہوش باش کہ غم در کمین ماست
 مطرب نگاہ دار ہیں رہ کہ میز فی
 مے وہ کہ سرنگوش من آورد چاک گفت
 خوش باش پند بشتوازیں پیر منحنی
 ساقی بے نیاز می بز داں کہے نیاز
 تابشتو می ز صو سبت منحنی ہوا العننی

طفیل ہستی عشقہ آدمی و پرسی
 ارادتے ہما تھا سعادتے یہ پرسی

<p>چرا گوشت و چشمتے بما یعنی نگری دعائے نیم شبی بود و گریه سحری</p>	<p>دعائے گوشت نشیناں بلا پر گرداند مرا دین ظلمات آنکه رہنمائی کرد</p>
<p>اے پسر جام میم ده که به پیری بری شاهبازان طریقت به شکار مگسی حیف باشد چو تو مرغی که اسیر قفسی دل بر آتش بنها دم ز پی خوش فنی</p>	<p>عزیز شست به بیجا صلی و بو الوسی چه شکراست درین شهر که قانع شده اند بال میکشا و صغیر از شجر طویلا زن با چو بحر نفسه دامن جانان گیرم</p>
<p>ترسم نه ہی کا محم و جانم بستانی</p>	<p>گفتی که دهم کامت و جانم بستانی</p>
<p>که بگوئے می فروشاں دو هزار جم جمای هزار بار بهتر ز هزار پنجه غلات که بضاعتی ندایم و فکندہ ایم دای که چو مرغ ز بیک افند فندایم و بیج دای که چو بنده کمتر افند بمبار کی غلامی که چنین کشنده را نکشد نس انتقامی</p>	<p>که بر دین ز دشاهاں زمین گدا پیاست اگر آن شراب خام است اگر آن بخت تو که کیمیا فروشی نظری قلب با کن زهر میگیلے شیخ جدا نهائے تبیج بر خدمت تو دارم بنجرم بیج مفروش بخشائے تیر زنگال و بریز خون حاقط</p>

<p>ایں گفت سحر گہ گل۔ بلبل تو چہ بیگوئی دریاب و بنہ گنجے از مایہ نیگوئی بلبل بنوا سازی حاقظ بدعا گوئی</p>	<p>مخوای گل افشاں کنان دہچہ میجوئی امروز کہ باز است یزید خوش میدار است ہر مرغ بدستہ نے دگر کشن مشاد آمد</p>
<p>کہ بے گل بد مد باد تو تو دگر باشی و عظمت آنگاہ دہد سود کہ قابل باشی کہ تو خود دانی اگر زیرک و حافل باشی حیف باشد کہ ز حال ہر غافل باشی رفتن آسائ بودار و آفت منزل باشی گر شب در دریں قصہ باطل باشی</p>	<p>نو بہار است دال کوش کہ خوشدل باشی چنگ در پردہ ہی می ہمت پند ولے من نگویم کہ چہ کن یا کہ نشین چہ نبوش در چین ہر ورقہ دفتر حال دگر است گر چہ را ہمیت پیر از بیم ناآبر دست نقد عمرت بہ ہر دغضہ و نیا بگرفت</p>
<p>اے متعلق نخل دم مزن از مجردی</p>	<p>جان و دل تو حاقظ است و ام از دست</p>
<p>تا بدای بیخ غم از دل بر کنی گردن سائوس و تقوی بشکنی</p>	<p>نوش کن جام شراب یکمنی دل بے بریند تا مرد از دای</p>
<p>مگر تو از گرم خویش یا رسن باشی</p>	<p>من از چہ حاقظ شہرم جسمہ فی از دم</p>

<p>که هم نادیده می بینی و هم خوشبختی خوانی نه بیند چشم داینیا خصوص اسرار پنهانی که در حق تو چیرے یافت غیر از طول انسانی که از هر رتبه و درخشش هر اهل بیت پیشانی خدا را یک نفس با مگره بگشاید پیشانی با آن شریک که خاطر را درین سبک زنجانی</p>	<p>هو اغوا تو ام جانان می انم که می ملاست گرچه دریا بده راز عاشق حریف ملک در سجده آدم زین بوس تو نیست بیش از زلف و هوئی را با بازی تو قفل کشاد کاشتا قال و ماں ابرو و لبند امید از محبت میدارم که بگشایم که نبند</p>
<p>بجد منزل نه بود در سفر و حانی</p>	<p>گرچه ندیم بیا تو قلیح می نوشیم</p>
<p>ز کوی یار می آید نسیم با و نور روزی ازین با و ار مدد خواهی چو غلج دل بر فردی چو گل که خورده داری خدا را مریب عشرت کن که قارون را غلطا داد سوخته ز راند روزی سخن در پرده میگویم چو گل اندر ده بیرون لک که بیش از پنج روز نیست حکم میر نوروزی من دارم چو چاه صافی و هوئی میبند عیش خدا یا تیغ عاقل را مبلد از محبت بد روزی</p>	

جدا شد یا بشیریت کنوں تنہا نشیں ایدل
 کہ حکم آسمان اینست اگر سازی و گرسوزی
 بچوب علم نتوان شد ز اسباب طرب محروم
 بیا ز اہد کہ جاہل را ز یادہ میسر روزی
 ندانم نہ وہ قمری بطرف جو بچو باراں چلیست
 مگر اذینر بچوں من غے دار دستبار و زی
 بہ بستال رو کہ از بلبل طریق عشق گیر
 بجلس آئے کہ حافظ سخن گفتن بیا موزی

مبارک ساعتی بودے چہ خوشن دی اگر بودے
 اگر طوطی طبعش باز لعل او نسکر بودے

بدو صلش گرامر و زنی رہجراں فرستے بودے
 نہ گفتے کس بشیرینی چو حافظ شعر در عالم

ختم شد

تنقید لسان الغیب

دیوان حافظ کی مکمل ترین اردو شرح "لسان الغیب" کے نام سے مشہور ہے۔
 میر تقی میر صاحب بی اے وکیل ایبٹ آباد نے چار جلدوں میں اس
 شرح کی ہے۔ اس شرح کی مکمل تنقید مولوی ابوالحسن صاحب صاحب
 دہلوی نے 1917ء میں اور اس کے بعد ۲ سالوں اور
 اشعارات میں لکھی تھی۔ وہ تمام تنقیدی مضامین رسالے کی
 صورت میں چھپکر تیار ہو گئے ہیں۔ اس تنقید میں شرح
 متن کی غلطیوں کی اصلاح کی گئی ہے۔ جو لوگ لسان الغیب
 خرید چکے ہیں۔ ان کے لیے ضرور دعا ہے کہ وہ اس رسالے
 اپنے کتب خانہ میں جگہ دیں۔ قیمت آٹھ آنہ فی جلد

موصول داک

المشترک

میجر نظامی پریس بدایوں

